Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

بدر
قادیان
سیرت النبیؐ نمبر

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 23/24

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

14/21 ربیع الاول 1422 ہجری 7/14 احسان 1380 ہش 7/14 جون 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 9 جون (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے

ارشاد باری تعالیٰ

☆۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء ۱۰۸)

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کیلئے رحمت کے طور پر

☆۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ (ال عمران ۱۶۰)

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کیلئے نرم ہو گیا اور اگر تو تند خو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے پس ان سے درگذر کر اور ان کیلئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

☆۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ (الاحزاب ۴۱)

محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

☆۔ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (الاحزاب ۴۶-۴۷)

اے نبی یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر۔

☆۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (سبا ۲۹)

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کیلئے بشیر اور نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

☆۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (احزاب ۵۷)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ (النسائی)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ اور اس کے دس گناہ بخشے جاویں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جاویں گے۔

☆۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جسکے پاس میرا نام لیا گیا لیکن اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آیا پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ اس کی بخشش کی جاوے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پایا یا ان دونوں میں سے ایک نے اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں۔

☆۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَّوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ (ترمذی)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں ہے میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں ہے آدم اور ان کے علاوہ سب نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں کوئی فخر کی بات نہیں کر رہا۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

ربیع الاوّل کا مبارک مہینہ گذر رہا ہے اس ماہ مقدس میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مکہ کی سر زمین میں پیدا فرمایا آپ کا مبارک و مقدس وجود سب جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ آپ نے نسل انسانی کو معراج تک پہنچا دیا درندہ صفت انسانوں کو انسان بنایا با خدا اور خدا نما انسان بنا دیا آپ کا وجود ہر پہلو سے کمال رکھتا ہے اور انسانیت کے تمام اخلاق فاضلہ اور نبوۃ کے تمام کمالات آپ پر ختم ہیں آپ کا وجود ہر ایک کیلئے اسوہ حسنہ ہے۔ انسانی ضرورت کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں آپ کی کامل رہنمائی نہ حاصل ہوتی ہو۔ جس قوم میں آپ پیدا ہوئے اُمّی اور ہر لحاظ سے گری ہوئی قوم تھی گوبر کی مانند ذلیل، لیکن آپ نے ان کو سونے کی ڈلی جیسا اور چمکدار ہیروں سے بڑھ کر اور آسمان کے ستاروں کی مانند بنا دیا۔ آپ کا وجود نمونہ ہے بے کسوں بے سہاروں اور یتیموں کیلئے آپ کا وجود نمونہ ہے نوجوانوں کیلئے آپ کا وجود نمونہ ہے بوڑھوں کیلئے آپ کا وجود نمونہ ہے غریبوں کیلئے امیروں کیلئے آپ کا وجود نمونہ ہے حاکموں کیلئے رعایا کیلئے آپ کا وجود نمونہ ہے غلام کیلئے بادشاہوں کیلئے آپ کا وجود نمونہ ہے۔ فاتحین کیلئے مفتوحین کیلئے آپ کا وجود نمونہ ہے۔ معلمین کیلئے متعلمین کیلئے آپ کا وجود نمونہ ہے۔ والدین کیلئے بچوں کیلئے آپکا وجود نمونہ ہے۔ گزری ہوئی دنیا کیلئے آنے والی دنیا کیلئے آپ کی قوت قدسیہ جاری ہے قیامت تک کیلئے۔ آپ رحمت ہیں جمادات کیلئے نباتات کیلئے آپ رحمت ہیں۔ حیوانات کیلئے انسانوں کیلئے۔ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ خدا کے حکم کی پیروی میں گزرا آپ کی رحمت حاوی ہے تمام زمان و مکان پر تمام اقوام عالم پر آپ نے اپنی امت کیلئے چھوٹی سے چھوٹی بات بھی بتائی اور بڑی سے بڑی بھی۔ آپ نے سلیقہ سکھایا حقوق العباد کی ادائیگی کا اور حقوق اللہ کی ادائیگی کا۔ آپ کے بیان فرمودہ باتوں پر چلنے سے دین و دنیا کی فلاح ملتی ہے۔ خدا ملتا ہے خدا کی رضا ملتی ہے۔ ریاض محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبودار اور خوبصورت پھولوں میں سے کس کا ذکر کریں کس کو چھوڑیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله۔

کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ پیارے آقا نے تو جسمانی و روحانی زندگی کے دونوں اقسام کے تمام پہلوؤں کو معراج تک پہنچا دیا۔ ہم جیسے کم مایہ و بے علم و عمل لوگ آپ کی پیروی میں کہاں تک قدم مار سکتے ہیں آپ کے بحر بے کراں میں ڈوبی ہوئی ایک سوئی کے ناکہ سے بھی کمتر پانی کے برابر بلکہ یہ کہنا بھی غلط ہے۔ بہر کیف اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق دے اور جتنا بھی ہم عمل کر سکیں اللہ تعالیٰ اسی کو اپنے بے پایاں افضال سے بڑھاتے ہوئے قبول بھی فرمائے اور اللہ تعالیٰ جزا دے ان اصحاب و محدثین کو جنہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے چیدہ چیدہ پہلوؤں کو بڑی محنت سے ہمارے لئے اکٹھا اور محفوظ فرما دیا۔

اللهم صل على محمد وعلى اله واصحابه اجمعين ۔ آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں کو اشارۃً حصول ثواب کی خاطر اختصار سے ذکر کرتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادہ رہتے اور سادگی کو پسند فرماتے غرباء کی خبر گیری فرماتے گھر میں جاتے تو گھر والوں کے کام میں ہاتھ بٹاتے، اگر دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا موقعہ ہوتا تو آپ آسان کو پسند فرماتے۔ جب تک وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ دور بھاگتے۔ آپ نے اپنے لئے کبھی کسی سے بدلا نہیں لیا اور اگر کوئی اللہ کی حرام کردہ شے کا مرتکب ہو جاتا محض اللہ کی رضا کیلئے اس سے انتقام لیتے آپ ہمیشہ عفو در گزر اور معاف کرنے سے کام لیتے۔ آپ سب کام اپنے ہاتھ سے کرتے اپنی جوتی گانٹھ لیتے اپنے کپڑے سی لیتے اپنے گھریلو کام کاج کرتے۔ بکریوں کا دودھ دوہ لیتے۔ جب آپ کسی شخص سے مصافحہ کرتے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہ آدمی خود اپنا ہاتھ کھینچتا اور اپنا روئے مبارک اس سے نہ پھیرتے یہاں تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ پھیر تا مجلس میں ہمیشہ دوسروں کے برابر بیٹھتے کوئی خاص جگہ نہ لیتے۔ آپ کی گفتگو نہایت سادہ و نرم ہوتی جیسے پھول جھڑ رہے ہوں پے در پے باتیں نہ کرتے آپ کی گفتگو کے کلمے جدا جدا ہوتے جو آپ کے پاس بیٹھتا اس کو یاد رکھتا۔

آپ بلا وجہ بات نہ کرتے عموماً خاموش رہتے اور جب ضرورت ہوتی ضرور بات کرتے۔ زور سے قہقہہ لگا کر نہ ہنستے اکثر تبسم فرماتے۔ خندہ پیشانی سے دوسروں سے ملتے۔ ہر کام میں اللہ کا نام لیتے۔

صحابہ کی تکریم فرماتے۔ حضرت عمرو بن سعید انس رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل و عیال پر مہربان نہیں دیکھا عوالی مدینہ میں آپ کا بیٹا دودھ پیتا تھا آپ اس کو دیکھنے کیلئے کبھی تشریف لے جاتے ہم آپ کے ساتھ ہوتے گھر دھوئیں سے بھرا ہوتا اور اس کا رضاعی باپ لوہار تھا آپ حضرت ابراہیم کو گود میں لیتے۔ بوسہ دیتے پھر واپس تشریف لے آتے۔

اہل خانہ میں ازواج مطہرات سے حسن سلوک فرماتے ان کی دلجوئی کرتے۔ بیٹی حضرت فاطمہ اور داماد حضرت علیؓ کی بہت عزت فرماتے نواسوں سے نہایت محبت و شفقت کا سلوک فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بہت ذکر کرتے اور دیگر باتیں کم کرتے۔ نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ مختصر دیتے اور بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے۔ ان کا کام پورا کر دیتے آپ کی طبیعت میں مزاح تھا لیکن کسی کا دل نہ دکھاتے۔ حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کی غرض سے جبرائیل کی طرف دیکھا انہوں نے کہا کہ تواضع اختیار کرو میں نے کہا میں بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا نہ کھاتے تھے۔ فرماتے ہیں میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے۔ اور میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔

آپ کی قوت قدسیہ سے نہ صرف آپ کے زمانہ کے لوگ پاک کئے گئے بلکہ چودہ سو سال سے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگ پاک و صاف ہوئے اور فنا فی اللہ کا مرتبہ پا کر خدا کے برگزیدہ لوگوں میں شامل ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے سب سے بڑھ کر آپ کی پیروی کی اور آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکات سے حصہ پایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

اسی طرح آپ اپنے منثور کلام میں فرماتے ہیں:

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی.... سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہو گا۔ اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہو گا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہونگی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ (سراج منیر صفحہ ۸۲)

"دنیا میں ایک رسول آیا تا کہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا اور کون بہرا؟ وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا اور پھر با اخلاق انسان سے با خدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا وہی رسول ہاں وہی آفتاب صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مردے شرک اور دہریت اور فسق و فجور کے جی اٹھے اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا... جسنے مکّہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا ہاں دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پا کر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا اس کے پہلے دنیا کیا تھی؟ اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے جس کے جواب میں کچھ دقّت ہو اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کیلئے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اس جناب عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے اور اس سچے معبود کی عظمت او تاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی"۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء والاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱)

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

باغ محمد ﷺ کے مہکتے پھول

☆-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر تو تمہارے دلوں پر ہے۔(مسلم)

☆-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں ایک ایک دن میں ستر ستر مرتبہ سے بھی زیادہ۔(مسلم)

☆-ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کو ایک وادی سونے کی مل جائے پھر بھی وہ خواہش کرے گا کہ ایک کی بجائے دو وادیاں ملتیں۔اور آدمی کے حرص کے منہ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔تو بھرے گی سوائے اللہ کے نیک بندوں کے۔(بخاری)

☆-صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے تمام کام عجیب ہوتے ہیں اور یہ امر صرف مومن ہی کو حاصل ہے کہ اگر اس کو آرام پہنچے تو شکر کرتا ہے جس کے نتیجہ میں خیر ہی خیر ہے۔اور اگر مصیبت پہنچے تو صبر کرتا ہے۔اور اس کا نتیجہ بھی بھلا ہی بھلا ہے۔(مسلم)

☆-ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہادر وہ نہیں جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ لے۔بلکہ اصل بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔(بخاری)

☆-ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔آپؐ نے فرمایا بہت غصہ نہ ہوا کر۔اس نے کہا اور کچھ نصیحت کیجئے آپ نے پھر فرمایا غصہ مت ہوا کر۔اس نے پھر سوال کیا۔ آپؐ نے پھر وہی جواب دیا۔(بخاری)

☆-ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ بولنے سے بہت سے نیک کاموں کی توفیق ملتی ہے اور نیک اعمال بجالانے سے جنت ملے گی۔اور جو آدمی سچ بولنے کی عادت ڈالے تو اللہ کے ہاں وہ صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے سے بہت سی بدیوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے اور بدیوں کے ارتکاب سے آدمی دوزخ میں جاتا ہے۔اور جو جھوٹ بولنے کی عادت ڈالے تو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا نام کذّاب یعنی بڑا دروغ گو پڑ جاتا ہے۔(بخاری)

☆-حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دے وہ بات جس کے متعلق شک بھی ہو۔کہ یہ کام گناہ ہوگا۔اور اختیار کر وہ کام کہ جس کے بُرا ہونے کا شک تک نہ ہو۔(ترمذی)

☆-ابو سفیانؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے روم کے بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمد صاحب کی کیا تعلیم ہے تو مَیں نے کہا کہ ان کی تعلیم یہ ہے کہ لوگو صرف اللہ کو پوجو۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔اور تمام وہ بُری باتیں چھوڑ دو۔جو تمہارے بڑے کرتے تھے۔اور نمازیں پڑھو۔سچ بولو۔غرباء کو صدقہ و خیرات دو۔اور پاکدامنی اختیار کرو۔اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔(بخاری)

☆-ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو۔جہاں کہیں رہو۔اور اگر کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو۔تو اس کے کفارہ کیلئے خصوصیّت سے نیک کام کرو۔جس سے وہ بدی مٹ جاوے گی۔اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔(ترمذی)

☆-ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مَیں ایک دن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار تھا تو آپؐ نے فرمایا اے لڑکے مَیں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں۔دیکھ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ۔وہ تجھے یاد رکھے گا۔اگر اللہ کو یاد رکھے گا۔تو اس کو ہمیشہ اپنا مددگار پاوے گا۔پس دیکھ جب سوال کر۔تو اللہ سے سوال کر۔اور جب نصرت طلب کرے۔تو اللہ ہی سے طلب کر۔اور یقین رکھ کہ اگر ساری دنیا تجھے نفع پہنچانے پر کمر باندھے وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے۔جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو۔اور ساری دنیا اتفاق کرے کہ تجھے نقصان پہنچائیں۔وہ کبھی تجھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔اور آرام و آسائش کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر۔تاکہ سختی کے دنوں میں وہ تجھے یاد رکھے۔اور جان لے کہ جو مصیبت اللہ تجھے پہنچانی چاہے وہ کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔اور جو مصیبت تجھ سے اللہ دور کرنا چاہے وہ کسی طرح تجھے پہنچ نہیں سکتی۔اور یقین رکھ۔اللہ کی مدد انسان کے صبر کرنے پر موقوف ہے۔اور ہر گھبراہٹ کے بعد کشائش اور ہر تنگی کے بعد فراخی ہے۔(ترمذی)

☆-ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور اس کی غیرت یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کا بندہ اس کے حرام کئے ہوئے کاموں کو کرے۔(بخاری)

☆-ابو یعلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے حساب لیتا رہے۔اور مرنے کے بعد کی زندگی کیلئے ابھی سے تیاری کرے اور نکما وہ شخص ہے جو اپنے نفس کی آرزوؤں کی پیروی کرے۔اور پھر بخشے جانے کی امید رکھے۔(ترمذی)

☆-ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کے اسلام کی یہ بھی ایک خوبی ہے کہ آدمی تمام فضول اور بے ضرورت باتوں سے محترز رہے۔(ترمذی)

☆-ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا۔اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔کہ یا رسول اللہ کس خیرات کا سب سے زیادہ ثواب ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ جب تو صدقہ و خیرات کرے تو ایسی حالت ہو کہ تو تندرست ہو تجھے خود بھی روپیہ کی ضرورت ہو۔ایسے صدقہ کا تو بہت ثواب ہے لیکن ایسی حالت میں کہ تو مرنے لگا ہے اور تو کہتا ہے کہ میرے مرنے پر اتنا فلاں کو دینا۔اور اتنا فلاں کو۔تو ایسے صدقہ کا وہ ثواب نہیں۔کیونکہ اب تو نہ دیگا تب بھی مرنے کے بعد تیرا مال وارثوں نے ہی لینا ہے تیرے پاس سے تو بہر حال اب اس مال نے چلا جانا ہے۔(بخاری)

☆-ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کو جب کسی نیکی کے کرنے کا موقعہ ملے فوراً وہ نیکی کرے۔کیونکہ ممکن ہے کہ پھر یہ موقعہ نہ ملے۔اب تو موقعہ حاصل ہے پھر ممکن ہے کہ ایسا غریب ہو کہ غربت اس کو نیک کاموں کی توفیق نہ دے۔یا ایسا دولتمند ہو کہ دولتمندی کے گھمنڈ میں نیکی سے جاتا رہے۔یا ایسا بیمار ہو جائے کہ نیک کام ہی سرزد نہ ہو۔یا ایسا بوڑھا ہو جاوے کہ نیک کام کرنے کے ہوش و حواس ہی مارے جائیں یا موت آجائے۔کہ جس سے سلسلہ اعمال ہی منقطع ہو جائے یا اور کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔مثلاً آنے والے دجّال کا فتنہ یا اور کوئی حادثہ واقع ہو جاوے جو اس کو نیک کاموں سے روک دے۔اسلئے اے لوگو جب موقعہ ملے۔فوراً نیکی کرو۔(ترمذی)

☆-ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں جو قابل رشک ہیں۔ایک تندرستی۔دوسرے فرصت۔(بخاری)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی روحانی فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا

﴿ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں

اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربی اعظم ہے۔ یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین میں قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجّت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر ایک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر ایک ملحد کے وسواس دُور کئے اور سچا سامان نجات کا... اصولِ حقہ کی تعلیم سے ازسرِ نو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے۔ اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہیں۔ کتاب آسمانی شاہد ہے۔ اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اِس قاعدے کے سبب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

☆

کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں

بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالاتِ قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اَور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۲)

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند و بالا مقام

۱- سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں۔ اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محبّ خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲- حضرت آدم صفی اللہ سے لیکر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گزرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳۲ حاشیہ)

۳- جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے.... ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اسی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے۔ جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔ (توضیح مرام صفحہ ۲۳)

☆

کوئی روحانی فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۸)

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں کی تاثیر

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوگئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَیْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔ (برکات الدعا صفحہ ۵)

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے سب سے بڑے عالم تھے

سب سے زیادہ قرآن کریم کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے۔ تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔ (برکات الدعا صفحہ ۱۰)

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور ہیں

وہی تو ہے جو ہر ایک فیض کا مبدء اور ہر ایک زندگی کا سرچشمہ اور ہر ایک قوت کا ستون اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے اور انہیں معنوں کی رُو سے تو اس کو خدا ماننا پڑتا ہے۔ سو اسی کا یہ فضل واحسان ہے کہ دنیا کو تاریکی اور غفلت اور جہالت میں پا کر ایک نور بھیجا اور وہ نور جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے دنیا میں آیا۔ اور خدا کا مقدس کلام قرآن شریف اس پر نازل ہوا۔ اور ہم کو علمی اور عملی پاکیزگی کیلئے بھی راہیں دکھلائیں۔ (آریہ دھرم صفحہ ۱۰۲)

☆

آپؐ کی سچی اتباع صاحب کرامات بنا دیتی ہے

قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱)

حقیقی نجات دہندہ آنحضرتؐ ہیں

حقیقی منجی ہمیشہ اور قیامت تک نجات کا پھل کھانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا۔ اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کیلئے آیا تھا۔ اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ خدا اس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے۔ آمین (دافع البلاء صفحہ ۲۱)

خطبہ جمعہ

اپنی صفات کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے مطابق بنانے کی کوشش میں سب سے آگے بڑھنے والا وجود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وجود تھا

کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو دنیا کے عارضی فائدہ کے لئے رحمان سے اپنا تعلق کاٹ لیتا ہے

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کے موضوع پر نہایت لطیف اور پرمعارف خطبات کے ایک سلسلہ کا آغاز

امید ہے کہ ان صفات عالیہ پر سچے غور کے نتیجہ میں جماعت کو انہیں اپنانے کی بھی توفیق عطا ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۶/اپریل ۲۰۰۱ء بمطابق ۶/شہادت ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوْا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ. سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورة الاعراف آیت ۱۸۱)

اور اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں۔ پس اسے ان (ناموں) سے پکارا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی انہیں ضرور جزا دی جائے گی۔

سب سے پہلے اسماء باری تعالیٰ سے متعلق میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک عرصہ سے مَیں یہ سوچ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کا ذکر کر کے باری باری ان صفات کے اوپر روشنی ڈالوں۔ روشنی تو وہ صفات مجھ پر ڈالتی ہیں، مطلب یہ ہے کہ ان کے مطالب کو آپ پر واضح کرنے کی کوشش کروں۔ تو آج خدا کے فضل سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے وہ مواد تیار کر کے دیا ہے جو اتنا زیادہ تھا کہ اسے دو حصوں میں بانٹنے کے باوجود بھی وہ کافی مقدار ہے۔ آغاز میں وہ صفاتِ حسنہ بیان ہونگی جو سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں۔

سب سے پہلے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے۔ اس کو بھی ہم سورۃ کا حصہ جانتے ہیں۔ وہ اللہ جو رَحْمٰن ہے اور رَحِيْم ہے۔ پھر سب سے پہلے رَبِّ الْعَالَمِيْن کے بعد پھر رَحْمٰن اور رَحِيْم کی تکرار ہے۔ پھر مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن ہے۔ تو ان کا کیا مفہوم ہے؟ کیوں تکرار ہے؟ اور پہلی آیت کو رَحْمٰن اور رَحِيْم سے شروع کیا گیا۔ پھر رَبِّ الْعَالَمِيْن سے شروع کیا گیا۔ دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی صفات دو ہی ہیں۔ ایک رَحْمٰن اور اس سے پھر رَحِيْمِيَّتْ بھی پھوٹتی ہے۔ اور دوسری ربوبیت ہے جس سے ہر قسم کی ربوبیت کا اظہار ہوتا ہے۔ تو چونکہ یہ مضمون مشکل ہے اس لئے محض پڑھ کر سنانے کے علاوہ میں اس پر عمومی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ کس قسم کا یہ مضمون ہے۔

بعض پہلوؤں سے دیکھیں تو رحمٰن سب سے پہلے ہے لیکن رحمانیت اس وقت شروع ہوئی ہے جبکہ وجود ہی نہیں تھا کوئی، مانگنے والا ہی نہیں تھا کہ مجھے پیدا کرو۔ جب عدم تھا تو عدم سے ہی وجود کی ذمہ دار رحمانیت ہے اور اس پہلو سے ربوبیت سے پہلے ہے لیکن رحمانیت کے ساتھ جب یہ عالم وجود میں آنا شروع ہوا تو ربوبیت نے اسی لحہ اس پر کام کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ سائنسدان بتاتے ہیں کہ جب بلیک ہول میں سے کائنات پھوٹی ہے تو ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ میں اس میں اتنی تیزی سے تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں کہ آج ہم بہت غور کر کے سمجھتے ہیں کہ کیا ہوا ہوگا۔ لیکن اس سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا اور بہت ہی تیزی کے ساتھ عالم رونما ہونا شروع ہوا اور اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ کا نظارہ ہم نے دیکھا کہ وہ کائنات پھیلی ہے اور بہت تیزی کے ساتھ پھر پھیلتی چلی گئی ہے اور جوں جوں پھیلی ہے اس کی ربوبیت ہو رہی ہے۔ ربوبیت کے ذریعہ ہر ادنیٰ حالت کو اعلیٰ حالت میں تبدیل کیا گیا۔

عرب کہتے ہیں 'رَبَّ الفلوَ' اس شخص نے اپنے بچھڑے کی ربوبیت کی۔ تو ربوبیت سے مراد یہ ہے کہ وہ ابھی چھوٹا تھا، اس کو آہستہ آہستہ سنبھالا اور اس کو کھانا پینا دیا، پرورش کی۔ پھر اس کو چلنا سکھایا، پھر اس کو دوڑنا سکھایا، سواری کے قابل بنایا، سواری کے سارے آداب اس کو سکھائے۔ تو یہ جو سلسلہ ہے یہ جاری رہتا ہے۔ یہی ربوبیت ماں اپنے بچے کی کرتی ہے یعنی پیدا کیا، پھر اس کے بعد ربوبیت کے ساتھ اس کو چھوٹے سے بڑا کیا، بڑے سے اور بڑا کیا یہاں تک کہ جب تک وہ بڑا ہو کے بالغ ہو کے آزاد نہیں ہو گیا، ماں کئی قسم کی ربوبیت کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن اللہ اور ماں کی ربوبیت میں ایک فرق ہے۔ فرق تو بہت زیادہ ہیں لیکن ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ ماں تو اپنی زندگی کی خود بھی مالک نہیں ہے۔ کیا پتہ بچہ پیدا ہو تو ماں فوت ہو جائے یا ربوبیت کے کسی ایک مقام پر کھڑا ہو تو ماں فوت ہو جائے یا کسی وجہ سے اس سے چھین لیا جائے، میاں بیوی میں طلاق بھی ہو جایا کرتی ہے۔ تو ماں کی ربوبیت ایک عارضی ربوبیت ہے جس کے متعلق یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ربوبیت کب تک جاری رہے گی اور آیا اچھی ربوبیت ہو گی یا بُری ربوبیت ہو گی۔ اچھی ماؤں کے قدموں تلے جنت بھی ہے اور بُری ماؤں کے قدموں تلے جہنم بھی ہے۔ تو یہ ربوبیت کا مضمون بہت ہی وسیع ہے۔ اگر اس کے بعض پہلوؤں کو ہی صرف ماں کی نسبت سے بیان کرنا شروع کیا جائے تو ایک گھنٹہ کا خطبہ تو بہت چھوٹا ثابت ہوگا۔ مگر بہر حال خدا تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کا مضمون ایک بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے اور اب انشاء اللہ اس مضمون کو مختلف حوالوں کے ساتھ میں شروع کروں گا۔

ایک پہلی روایت حضرت ابوہریرہؓ کی ہے جس میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تِسْعَةٌ وَّتِسْعِيْنَ اپنے ننانوے نام گنوائے ہیں۔ مَنْ اَحْصٰهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے ان ناموں کا احاطہ کر لیا وہ جنت میں چلا گیا۔

(صحيح مسلم الجزء الرابع كتاب الزكر والدعاء والتوبه والاستغفار)

اَحْصٰهَا کا ایک مطلب ہے ان کو شمار کیا لیکن شمار تو ہر کس و ناکس کر سکتا ہے۔ اَحْصٰهَا سے مراد ہے اس کی صفات کا گھیر اڈال لیا اور وہ ساری صفات اپنی ذات میں جاری کرنے کی کوشش کی۔ کچھ صفات ایسی ہیں جو تنزیہی ہیں وہ انسان میں پائی ہی نہیں جا سکتیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہیں۔ تو وہ نام جو تشبیہی ہیں، تنزیہی نہیں ان کا احاطہ کیا جا سکتا ہے جس حد تک اللہ توفیق دے۔ تو اَحْصٰهَا سے مراد میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنی ذات میں ان کو داخل کر لیا اور ان کی تکرار اور سوچ کے ذریعہ، ان کے پڑھنے کے نتیجہ میں اپنی صفات کو ذاتِ باری تعالیٰ کی صفات کے مطابق بنانے کی کوشش کی۔ یہ کوشش ایک لامتناہی کوشش ہے۔ اس کوشش میں سب سے آگے بڑھنے والا رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے جنہوں نے ان ننانوے ناموں کی خبر دی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی صفات اور بھی ہیں اور کچھ اس زمانہ میں بھی ظاہر ہو رہی ہیں اور یہ آخرین کے زمانے میں ظاہر ہونے والی صفات وہ ہیں جس کے نتیجہ میں مختلف بھاری دھاتیں دریافت ہوئی ہیں اور اس کے نتیجہ میں اٹامک بم اور یہ دوسری قسم کی چیزیں بنتی چلی جاتی ہیں۔ تو صفات باری تعالیٰ کا مضمون تو دراصل ایک لامتناہی مضمون ہے جو ختم نہیں ہو سکتا، جتنا مرضی اس سمندر کی سیر کرو اس میں کچھ بھی کم نہیں ہو سکتا۔

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس حدیث کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ تِسْعَةٌ وَّتِسْعِيْنَ اِسْماً مَنْ اَحْصٰهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جس نے ان اسماء کا احاطہ کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم .اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْس، اَلسَّلَامُ ،اَلْمُؤمِنُ، اَلْمُهَیْمِنُ، اَلْعَزِیْزُ، اَلْجَبَّارُ، اَلْمُتَکَبِّرُ، اَلْخَالِقُ ، اَلْبَارِئُ، اَلْمُصَوِّرُ، اَلْغَفَّارُ، اَلْقَهَّارُ، اَلْوَهَّابُ، اَلرَّزَّاقُ، اَلْفَتَّاحُ، اَلْعَلِیْمُ ، اَلْقَابِضُ، اَلْبَاسِطُ، اَلْخَافِضُ، اَلرَّافِعُ، اَلْمُعِزُّ، اَلْمُذِلُّ، اَلسَّمِیْعُ، اَلْبَصِیْرُ، اَلْحَکَمُ،اَلْعَدَلُ،اَللَّطِیْفُ،اَلْخَبِیْرُ،اَلْحَلِیْمُ،اَلْعَظِیْمُ،اَلْغَفُوْرُ،اَلشَّکُوْرُ،اَلْعَلِیُّ، اَلْکَبِیْرُ، اَلْحَفِیْظُ، اَلْمُقِیْتُ، اَلْحَسِیْبُ، اَلْجَلِیْلُ، اَلْکَرِیْمُ، اَلرَّقِیْبُ، اَلْمُجِیْبُ، اَلْوَاسِعُ، اَلْحَکِیْمُ، اَلْوَدُوْدُ، اَلْمَجِیْدُ، اَلْبَاعِثُ، اَلشَّهِیْدُ، اَلْحَقُّ، اَلْوَکِیْلُ، اَلْقَوِیُّ، اَلْمَتِیْنُ، اَلْوَلِیُّ، اَلْحَمِیْدُ، اَلْمُحْصِیُّ، اَلْمُبْدِئُ، اَلْمُعِیْدُ، اَلْمُحْیِ، اَلْمُمِیْتُ، اَلْحَیُّ، اَلْقَیُّوْمُ، اَلْوَاجِدُ، اَلْمَاجِدُ، اَلْوَاحِدُ، اَلْاَحَدُ، اَلصَّمَدُ، اَلْقَادِرُ، اَلْمُقْتَدِرُ، اَلْمُقَدِّمُ، اَلْمُؤخِّرُ، اَلْاَوَّلُ، اَلْاٰخِرُ، اَلظَّاهِرُ، اَلْبَاطِنُ، اَلْوَالِی، اَلْمُتَعَالِی، اَلْبَر، اَلتَّوَّابُ، اَلْمُنْتَقِمُ، اَلْعَفُوُّ، اَلرَّءُ وْفُ، مَالِکُ الْمُلْکِ، ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام، اَلْمُقْسِطُ، اَلْجَامِعُ، اَلْغَنِیُّ، اَلْمُغْنِی، اَلْمَانِعُ، اَلضَّارُ، اَلنَّافِعُ، اَلنُّوْرُ، اَلْهَادِی، اَلْبَدِیْعُ، اَلْبَاقِی ، اَلْوَارِثُ، اَلرَّشِیْدُ ، اَلصَّبُوْرُ۔(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقدالتسبیح بالید)

یہ ننانوے نام ہیں جو ترمذی کتاب الدعوات سے لئے گئے ہیں۔اب ان میں سے بہت سے ایسے نام ہیں اول تو اکثر سب نام ہی تقریباً وہ ہیں جن کا بندہ کسی حد تک احاطہ کر سکتا ہے اور کچھ ایسے ہیں جن کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا اور ان کو خدا تعالیٰ کی تنزیہی صفات کہا جاتا ہے۔اب الْاَوَّلُ ہے، کوئی انسان اوّل ہو ہی نہیں سکتا۔ہر انسان کا ماضی ہے، ہر جاندار کا ایک ماضی ہے، ہر مادے کا ایک ماضی ہے۔پس اوّل صرف خدا کی ذات ہے جس سے پھر ساری آگے صفات پھوٹتی ہیں۔

تو آخِرُ بھی انسان نہیں ہو سکتا۔ آخرین میں سے تو ہو سکتا ہے مگر آخر نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے بعد پھر آگے دنیائیں چلتی چلی جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی صفات کو جزوی طور پر ہم اپنی ذات میں جاری کر سکتے ہیں اس کی انصاف کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ نقل اتار کر مثلاً اللہ ربّ ہے تو ہم ویسے ربّ تو نہیں بن سکتے لیکن اس کی ربوبیت سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور پاتے ہیں۔خدا رحم کرنے والا ہے تو ہم کسی حد تک بندوں پر رحم کر سکتے ہیں، جتنا حق ہے وہ نہیں کر سکتے۔ تو صفات باری تعالیٰ پر غور کر کے اس مضمون کو آپ ایک لامتناہی سمندر پائیں گے۔اور اس کے احاطہ کی صورت میں کیا مراد ہے کس حد تک آپ اس سمندر سے استفادہ کر سکتے ہیں اس کا بیان بھی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں ہے۔ تو ان ناموں کا ترجمہ جو حضرت ابوہریرہؓ والی حدیث میں بیان ہیں یہ ہے فرمایا:

(اسم ذات "اللہ" کے علاوہ) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔اللہ کو سب ناموں کا محیط بیان فرمایا ہے اور جو ننانوے نام ہیں وہ اللہ کے علاوہ ہیں۔ گویا اللہ سمیت کل سو (۱۰۰) نام ہونگے۔ جو زندگی میں ان کو مدنظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ نام آنحضرت ﷺ نے اس طرح گنے۔ اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بن مانگے دینے والا ، بار بار رحم کرنے والا، بادشاہ، ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزہ، تمام آفات سے بچانے والا، امن دینے والا، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب، نقصان کی تلافی کرنے والا، کبریائی والا۔

اب غالب تو حکومتیں بھی ہوتی ہیں مگر ان کا غلبہ ایک عارضی غلبہ ہے۔ آج آیا کل گیا، کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ وہ غالب جو ہمیشہ غالب ہے وہ اللہ ہی ہے۔لوگ نقصان کی تلافی کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں مگر ہر نقصان کی تلافی کر ہی نہیں سکتے۔اب کسی کی آنکھ ضائع ہو جائے، کسی کی ٹانگ حادثہ میں ضائع ہو جائے تو انسان کس حد تک تلافی کر سکتا ہے۔ کچھ تھوڑی بہت مدد کر کے اس کو آرام پہنچانے کی کوشش تو کرے گا مگر تلافی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو مکمل طور پر تلافی کر سکتا ہے۔ بعض اوقات کرتا ہے بعض دفعہ نہیں کرتا مگر وہ مالک ہے اس کی مرضی ہے چاہے تو تلافی کر سکتا ہے۔

فرماتے ہیں: امن دینے والا، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب ، نقصان کی تلافی کرنے والا، کبریائی والا، پیدا کرنے والا، نیست سے ہست کرنے والا، تصویر بنانے والا۔

اَلْمُصَوِّرُ یعنی خدا تعالیٰ نے ہر چیز کی پیدائش سے پہلے اس کا ایک بلیو پرنٹ اپنے ذہن میں رکھا ہوا ہے۔ یعنی خدا کا ذہن جب کہتے ہیں تو اس سے مراد یہ نہیں کہ ہماری طرح کا ذہن ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم ہے اور جب تک کوئی چیز بلیو پرنٹ میں تیار نہ ہو وہ آگے بن ہی نہیں سکتی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہر چیز کی تصویر کشی کی ہوئی ہے اس پہلو سے اس کو مصور کہتے ہیں۔

ڈھانپنے اور پردہ پوشی کرنے والا، مکمل غلبہ رکھنے والا، بے دریغ عطا کرنے والا، روزی رساں، مشکل کشا، سب کچھ جاننے والا، روک لینے والا، کشادگی پیدا کرنے والا، پست کرنے والا، بالا کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، باخبر، حلم والا، عظمت والا، خطا پوش، قدر دان، بلند مرتبہ ، بڑی شان والا، سب کا حافظ وناصر، حساب کتاب لینے والا، جلالت شان والا، صاحب کرم، نگہبان، قبول کرنے والا، وسعت دینے والا اور وسعت والا، حکمت والا، بڑا محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ زندگی دینے والا، ہمہ بین، ہر کمال کا دائمی اہل، کفایت کرنے والا، صاحب قوت، صاحب قدرت، مددگار، زندگی بخشنے والا، موت دینے والا، زندۂ جاوید، قائم بالذات، بے نیاز، صاحبِ بزرگی، یکتا، یگانہ ، مستغنی ، قدرت والا ، صاحب اقتدار، آگے بڑھانے والا، پیچھے ہٹانے والا، پہلا، آخری، عیاں، نہاں، مالک، متصرف، بلند وبالا، نیکی کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا ، معاف کرنے والا، نرم سلوک کرنے والا، بادشاہت کا مالک، عظمت وکرامت والا، انصاف کرنے والا، یکجا کرنے والا ، بے نیاز، بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، ضرر کا مالک، نفع دینے والا، نور ہی نور، ہدایت دینے والا، نئی سے نئی ایجاد کرنے والا، صاحب بقا، اصل مالک، راہنما، سزا دینے میں دھیما"۔

یہ ترمذی کتاب الدعوات سے وہ صفات ہیں جو میں نے پڑھ کے بیان کی ہیں۔ان کا ترجمہ ہم نے خود کیا ہے مگر اصل صفات عربی میں ہیں جو مَیں بیان کر چکا ہوں۔اب یہ دیکھ لیں کہ صرف ان صفات کو پڑھنے میں ہی کافی وقت لگ گیا ہے اور میرا نہیں خیال کہ جو نوٹس مَیں نے آج کے لئے رکھے ہیں ان کو پورا کر سکوں گا کیونکہ تشریحات بہت سی ہیں جو ساتھ ساتھ کرنی پڑتی ہیں اور کرنی چاہئیں کیونکہ عامۃ الناس کو ان کی پوری سمجھ نہیں آسکتی جب تک تشریح نہ کی جائے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا۔ اسے حدیث قدسی کہتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو بات اللہ کی طرف منسوب کریں کہ اللہ نے بتایا۔ وہ الہام اسی طرح قرآن کریم میں ہو یا نہ ہو مگر ساری باتیں قرآن کریم میں کسی نہ کسی آیت میں ضرور موجود ہوتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بات بیان فرمائیں اس کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔ تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! مَیں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے۔ پس کون ہے جو اس خدا تعالیٰ کی صفت کے مطابق اپنے آپ کو ظلم کو حرام کرنے والا قرار دے۔ ہزار طرح کے مظالم ہیں جو انسان کرتا ہے اپنی بیویوں پر، اپنے بچوں پر، اپنے ہمسایوں پر، اپنے دوستوں پر، رشتہ داروں پر، شریکوں پر، دشمنوں اور دوستوں کی جتنی بھی قسمیں ہیں ان سے کبھی نہ کبھی تو ضرور انسان ظلم کا سلوک کر لیتا ہے۔ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی ظلم کا سلوک کرتا ہے۔ یہ ان کی بات کر رہا ہوں جو بَرٌّ رَحِیْم ہیں، جو بہت احسان کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ جہاں تک بچوں پر ظلم کا اس زمانہ میں تعلق ہے بعض ایسی مائیں ہیں جو بچے کے رونے سے تنگ آکر اس کا سر دیوار سے ٹکرا کر پھوڑ دیتی ہیں۔ باپ بچوں پر بڑے بڑے ظلم کرتے ہیں۔ آئے دن مقدمات ایسے ہوتے رہتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے مثلاً بچے کو سلانے کے لئے افیون دینی شروع کی اور بہت زیادہ دے دی اور اسی حالت میں بچہ مر گیا۔ تو یہ تو ظالم لوگوں کا حال ہے۔ مَیں رحم کرنے والوں کا حال بتا رہا ہوں جو بچوں سے بہت ہی شفقت کرتے ہیں ان سے کبھی عمداً اور کبھی غلطی سے ایسی بات سرزد ہو جاتی ہے جو بچہ پر ظلم ہے۔ اس کو دوا غلط دے دیں گے ، وقت پر اس کی بیماری کا علاج نہیں کر سکیں گے۔ غرضیکہ سو کوتاہیاں ہیں کہ جو انسان سے رحیم اور مشفق ہونے کے باوجود خود اپنی اولاد کے بارہ میں بھی سرزد ہو جاتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ بندوں پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا۔

"مَیں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے"۔ فرمایا: "تم سب گم گشتہ راہ ہو" یعنی جو اچھی راہ ہے اسے بھول چکے ہو "سوائے ان لوگوں کے جن کو مَیں صحیح راستہ کی ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو مَیں تمہیں ہدایت دوں گا"۔ سورۃ فاتحہ میں ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ میں یہی دعا سکھائی گئی ہے۔ اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو مَیں کھانا کھلاؤں۔ اب کھانا بظاہر تو ہمیں روزانہ خدا تعالیٰ نہیں کھلاتا بظاہر لیکن نظام ایسا چل رہا ہے اسی میں غور کر کے دیکھیں تو ہر رزق کی چیز اسی نے بنائی ہے، روزانہ مٹی میں سے رزق اگتا ہے اور کون ہے جو اس کو خود اگا سکے۔ ایک کلوروفل ہے جس سے ہر چیز پیدا ہو رہی ہے۔ جانور چرتے ہیں وہ گھاس چر رہے ہیں۔ اب کسی سائنسدان کو کہو کہ گھاس سے دماغ بھی بنا کے دکھائے ، ہڈیاں بھی بنائے ، رحم مادر بھی بنائے، دودھ کے اعضاء بنائے اور عقل اور ہڈیوں کے گودے اور بہت باریک در باریک چیزیں ہیں جو انسانی جسم میں اس کی بقا کے لئے ضروری ہیں ان کا تفصیلی ذکر مَیں یہاں کر ہی نہیں سکتا۔ کسی حد تک مَیں مختلف اپنی سوال وجواب کی محافل میں ذکر کرتا بھی رہا ہوں لیکن ان کا احاطہ کرنا ناممکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس کی پیدا کردہ چیزوں سے ظاہر ہوتی ہے اور حیرت انگیز چیزیں اس نے بنائی ہوئی

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd.
4,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ہیں اور ہر چیز کی انتہاء یہ ہے کہ سبز کلوروفل سے ہر چیز بن رہی ہے۔ گھاس ہی کھایا جاتا ہے آخر پہ جانوروں کی طرف سے۔ جنگلوں میں اونچی گردنوں والے لامہ بھی، ژراف بھی سبزی کھاتے ہیں ،ہاتھی بھی سبزی ہی کھاتے ہیں اور جو گوشت خور جانور ہیں وہ وہ جانور کھاتے ہیں جو سبزی سے بنتے ہیں۔ تو سبزی سے تو مفر نہیں ہے اور کس طرح روزانہ خدا تعالیٰ سبزی کے ذریعہ حیرت انگیز کارنامے دکھاتا ہے۔ایک غافل آنکھ والا تو دیکھتا بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا لیکن وہ لوگ جو رات اور دن کو اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے رہتے ہیں وہ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شان کتنی بلند ہے، کتنی عظیم ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسی حالت میں تم گم گشتہ راہ ہو یعنی تمہیں رستہ کا پتہ ہی نہیں۔ یہ بھی اس سے ہی مانگو، میں ہدایت کروں گا تو تم ہدایت پاؤ گے ۔اگر میں ہدایت نہیں کروں گا تو تمہیں کوئی ہدایت نصیب نہیں ہو گی۔ اندھی آنکھوں سے دنیا کو دیکھتے ہوئے گزر جاؤ گے۔

"اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں"۔ اب اس کی مَیں نے تھوڑی سی تشریح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہر چیز کو ،انسان کو ہی نہیں بلکہ ہر چیز کو کھانا کھلاتا ہے۔ اتنا عظیم الشان نظام ہے کھانا کھلانے کا کہ چھوٹے سے چھوٹا کیڑا، چھوٹے سے چھوٹا مچھر یہ سب خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے رزق پر پل رہے ہیں۔ سمندر کی مچھلیاں ہوں یا ہوا میں اڑنے والے پرندے ہوں۔ یہ سارے اس رزق کے محتاج ہیں ۔ کئی دفعہ جب میں جھیل کے کنارے جانوروں کو روٹی دینے جایا کرتا تھا تو سوچا کرتا تھا کہ یہ روٹی تو ان کے کسی کام کی نہیں۔ میرا شوق پورا ہو رہا ہے ورنہ اربہا جانور ہیں جن کو میرے ہاتھ کی یا کسی انسانی ہاتھ کی روٹی نہیں پہنچتی ان کے لئے خدا نے انتظام کر رکھا ہے۔ ان کو ہوا میں سے روٹی مل جاتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا انتظام لا متناہی ہے۔

فرمایا:"اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں۔ تو لباس بننے کا جو نظام ہے اس پر بھی غور کر کے دیکھ لیں کہ لباس کس طرح بنتا ہے۔ پودوں سے سوت نکلتی ہے۔جب وہ جانور جو سبزہ کھاتے ہیں ان کی اون بھی پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ ان کی جلدیں بھی لباس کے کام آتی ہیں۔ تو آخری تان اسی بات پر ٹوٹتی ہے کہ اللہ اگر لباس عطا نہ کرے تو ہر انسان ننگا ہے۔ کسی کو کچھ اوڑھنے کے لئے نہ ملے۔اور لباس کے معاملہ میں ﴿لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ﴾ جو تقویٰ کا لباس ہے وہ سب سے بہتر لباس ہے۔ پھر فرماتے ہیں مجھ سے لباس مانگو مَیں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

"اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی مَیں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں"۔ اس ارادہ سے غلطیاں کرنا مراد نہیں کہ ہم غلطیاں کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ بخشتا چلا جائے بلکہ بلا ارادہ بھی بے انتہا غلطیاں انسان سے ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کو شعور بھی نہیں ہوتا کہ مَیں غلطی کر رہا ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم غلطیاں دن رات بھی کرتے چلے جاؤ، لاشعوری کی حالت میں، غفلت کی حالت میں لیکن مَیں طاقت رکھتا ہوں کہ ان سب غلطیوں کو بخش دوں، پس مجھ سے ہی بخشش مانگو مَیں تمہیں بخش دوں گا۔

"اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ نقصان پہنچانے کا ارادہ ہی کرو۔ اور نہ ہی تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو کہ نفع پہنچانے کی کوشش ہی کرو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے جن وانس سب کے سب اول درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جائیں اور اس شخص کی طرح بن جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، "تو تمہارا ایسا ہو جانا بھی میری بادشاہت میں ایک ذرہ بھی اضافہ نہیں کر سکتا"۔ یعنی محسن اللہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم انسانوں میں سے اللہ کا شاہکار ہیں لیکن آپ محسن خدا کے نہیں ہیں اللہ ہی محسن ہے۔

"اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے جن وانس تم میں سے جو سب سے زیادہ بدکار ہے اس کے قلبِ بد کی طرح ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن وانس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور مَیں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکال کر اس کے ناکہ پر جو پانی کی ذرا سی چھوٹی سی بوند لگی ہوتی ہے وہ سمندر میں جتنی کمی کر سکتی ہے اگر میں تم سب کی ساری مرادیں پوری کر دوں تب بھی وہ میری رحمت میں سے اتنی سی کمی بھی نہیں کر سکیں گے یعنی میرا عطا کرنا میرے خزانوں میں اتنی سی کمی بھی نہیں کر سکے گا۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا مَیں نے حساب کیا ہے ۔مَیں تم کو ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم)

ایک روایت سنن ابی داؤد میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم ہے۔ مَیں نے اس کا نام اپنے نام رحمٰن سے مشتق کیا ہے یعنی الرِّحِم سے مراد یہاں رِحمِ مادر ہے۔ فرماتا ہے کہ مَیں رحمٰن ہوں اور مَیں نے رحم مادر کو بھی اپنے لفظ رحمٰن سے مشتق کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنی رحمانیت کے ذریعہ ہر اس چیز کو پیدا کیا جو مانگنے کے لئے نہیں نکلی تھی کہ مجھے پیدا کرو اسی طرح ماں بچے کو جنتی ہے لیکن بچہ ماں سے مانگنے کے تو قابل ہی نہیں ہوتا کہ مجھے جنو۔ مائیں بیچاری جن کے بچے نہ ہوں وہ در در کے دھکے کھاتی ہیں۔ حکیموں، ڈاکٹروں کے پاس جاتی ہیں علاج کے لئے، وہ مانگتی ہیں کہ بچہ مجھے ملے اور وہ بھی اللہ کی رحمت ہو تو ملتا ہے ورنہ جتنا مرضی زور لگالیں نہیں مل سکتا۔ ٹیسٹ ٹیوب کی بھی کوششیں کر چکی ہیں عورتیں، جب خدا نے نہ دینا ہو تو ٹیسٹ ٹیوب کی ہر کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ تو فرمایا رِحمِ مادر جو ہے مَیں نے اپنے لفظ رحمٰن سے مشتق کیا ہے۔ مَیں بن مانگے دینے والا ہوں اور ماں بھی بن مانگے ہی اپنا بچہ دیتی ہے۔ یعنی بچہ اس سے اپنی پیدائش نہیں مانگتا بلکہ وہ اس کی پیدائش اپنے خدا سے اور ڈاکٹروں اور حکیموں سے مانگتی ہے۔

اس لئے جو صلہ رحمی کرے گا اس کو مَیں اپنے ساتھ ملا لوں گا۔ جس نے صلہ رحمی نہ کی اس نے مجھ سے رحمانیت کا تعلق کاٹ لیا۔(سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰة باب فی صلة الرحم)۔ تو اب یہ دیکھیں ہمارے ہاں آئے دن جو شکایتیں آتی ہیں ان میں صلہ رحمی کے خلاف اکثر شکایتیں ہیں۔ رشتہ دار، رشتہ داروں کی بات نہیں مانتے، جو رحمی رشتے ہیں ان کو کاٹ دیتے ہیں۔ بھائی بہنوں پہ ظلم کرتے ہیں۔ بھائی بھائیوں پہ ظلم کرتے ہیں، جس کا داؤ لگے وہ سب کچھ چھیننے کے لئے کوشش کرتا ہے، تو ان کو پھر رحمٰن خدا سے کیا ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو ایک ایک چیز ہم پر ظاہر فرما دی ہے۔ اس کے عواقب بیان کر دئے ہیں کہ دیکھو صلہ رحمی نہیں کرو گے تو پھر رحمٰن سے تمہارا تعلق کٹ چکا ہے۔ پھر تم پر اللہ تعالیٰ کوئی رحم نہیں کرے گا۔ تو کتنا بدنصیب ہے جو دنیا کے عارضی فائدوں کی خاطر اپنے رحمٰن خدا سے ہمیشہ کے لئے اپنا تعلق کاٹ لیتا ہے۔ اور پھر یہ بھی فرمایا "جو تجھے ملائے گا مَیں اس کو ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا مَیں اس کو کاٹ دوں گا"۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:"جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا"۔(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمة الصبیان والعیال) پس اپنوں کے اوپر رحم تو بہر حال ہونا ہی ہے ہر چیز پر رحم ضروری ہے۔ ایک جانور پر بھی رحم ضروری ہے۔ ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان فرماتے ہیں کہ ایک کنچنی گزر رہی تھی کہ ایک کنویں کے کنارہ پر ایک پیاسا کتا دیکھا جو پیاس سے ہانپ رہا تھا۔ اور کوئی ڈول نہیں تھا جس سے پانی نکال کے اس کو دیا جا سکے۔ تو اس نے کنویں میں اتر کر یعنی دیوار کے سہارے سے اتر کر اپنی جوتی کے اندر پانی بھرا اور اوپر لا کر اس کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساری عمر کے گناہ معاف کر دئے۔ پس جو رحم کرتا ہے اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے نواسہ حضرت حسن بن علی کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس اقرع بن حابس بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اقرع نے یہ دیکھ کر عرض کیا کہ میرے دس بیٹے ہیں مَیں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپؐ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا، فرمایا:"جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا" (صحیح بخاری کتاب الأدب باب رحمة الولد و تقبیله)۔ کہ جو ظالم اپنے بچوں پر رحم نہیں کر سکتا وہ خدا سے ہمیشہ کے لئے کاٹا گیا اس کے اوپر کبھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

ایک ترمذی ابواب البرّ والصلة سے روایت لی گئی ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:"اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا"۔ اپنے سے بڑوں کا ادب نہیں کرتا اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔

(ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی رحمة الصبیان)

ایک روایت مسلم کتاب البِرِّ وَالصِّلَة میں یوں درج ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:"مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیدار ہو جاتا ہے اور بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تراحم المؤمنین وتعاطفهم و تعاضدهم) اب ایک پاؤں کا انگوٹھا ہے، اگر کسی کے پاؤں کے انگوٹھے میں مثلاً گنگرین نہ سہی، ویسے ہی تکلیف ہو یا درد ہو، انسان کے ناخن گودے کے اندر چلے جاتے ہیں تو بعض دفعہ اس کی تکلیف کی وجہ سے ساری رات نیند نہیں آتی۔ مجھے خود بھی یہ تکلیف رہی ہے۔ اب کسی حد تک اس پر قابو پایا ہے مگر مجھے یاد ہے کہ بعض راتیں جلسہ کے ایام میں یہاں اسلام آباد میں مَیں ساری رات نہیں سو سکا اس پاؤں کے انگوٹھے کے

درد کی وجہ سے۔ پس چھوٹی سی چیز ہے بالکل، پاؤں کے کنارے پر ایک انگوٹھے میں صرف درد ہے اور انسان اس کی وجہ سے سو نہیں سکتا تو مومن کی مثال بھی ایسی ہے۔ اپنے میں سے جو چھوٹا ہے اس کو چھوٹا نہ سمجھو۔ مومن تو اپنے دور کے غریب واقف دوست کو بلکہ ناواقفوں کے دکھ کو بھی اپنا دکھ سمجھتا ہے اور بے چین ہو جاتا ہے لوگوں کے دکھ پر۔ تو اگر یہ تمہارے اندر صفت نہیں ہے کہ لوگوں کے دکھ پر بے چین ہو جاؤ تو پھر تم حقیقی مومن نہیں ہو۔ تمام مومن ایک دوسرے کے بدن کے اعضاء کے طور پر ہیں۔ سر میں درد ہو، ٹانگ میں تکلیف ہو، گردے میں تکلیف ہو، جگر میں تکلیف ہو، جوں جوں تکلیفیں بڑھتی چلی جاتی ہیں اتنی بے چینی اور بیماری کی تکلیف بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پس مومن اپنے بھائیوں کی تکلیفوں پر نظر رکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ کس تکلیف میں مبتلا ہے اور جہاں تک اس کا بس چلے، جہاں تک طاقت ہو وہ اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمٰن خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الأدباب فی الرحمة)

پھر ایک اور روایت ابن ماجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حکم دیا کہ ”جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرو اور خوب اچھی طرح ذبح کرو“۔

(سنن ابن ماجه ابواب الذبائح باب اذاذبحتم فاحسنوا الذبح)

اب دیکھیں کتنا رحیم و کریم وجود تھا۔ جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ہے مگر یہ تاکید ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور پھر ایک جانور ذبح ہو رہا ہو تو دوسرا جانور دیکھ نہ رہا ہو۔ ہمارے ہاں تو قصاب بکروں کو لٹا دیتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ان کی آنکھوں کے سامنے دوسرے بکرے ذبح کئے جا رہے ہوتے ہیں اور ہر ایک بکرے کو اس کی تکلیف ہوتی ہے۔ پھر کند چھری سے ذبح کر دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چھری تیز کرنے سے ظلم مراد نہیں، رحمت مراد ہے۔ جتنی جلدی تیز چھری شہ رگ کو کاٹ دیتی ہے، کند چھری کو رگڑتے جاؤ تو نہیں کاٹتی۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اگر کند چاقو ہو تو شکار کرتے وقت، شکار کے بعد فاختہ کی گردن کو بھی ٹھیک نہیں کاٹ سکتا۔ تو ذبح کرنے سے پہلے بہت تیز چھری ہونی چاہئے اور اس کے نتیجہ میں جانوروں کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جانور کو مارنے سے پہلے اگر Stun کر دیا جائے تو اس کو تکلیف نہیں ہوگی۔ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے کہ جانور کو Stun کرنے کے نتیجہ میں اس کو ہوش کے ساتھ چیخیں مارنے کی توفیق نہیں ملتی لیکن ذہن تکلیف کو محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ کئی بیمار ہیں جن کو بیماری کے دوران تکلیف ہو رہی ہوتی ہے مگر وہ کچھ بتا نہیں سکتے۔ جب افاقہ ہو اور بتانے کے قابل ہوں تو بتاتے ہیں کہ کیا کیا تکلیف ہوئی تھی۔ تو stun جانور جو ہے اس کو تکلیف ضرور پہنچتی ہے لیکن جس کو ذبح کیا جائے خون کا رشتہ دماغ سے کٹتے ہی فوراً دماغ سوچنا بند کر دیتا ہے۔ تو بظاہر دیکھنے میں ایک جارحانہ فعل ہے لیکن اصل میں یہ ایک رحمت کی کارروائی ہے جو ہمیں ذبح کا طریقہ بھی حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ نے سمجھا دیا کہ ذبح کرنا ہے تو اتنا تیزی سے ذبح کرو کہ فوراً خون کا رشتہ دماغ سے کٹ جائے اور جانور کو پتہ ہی نہ لگے کہ میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔ اور دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرو۔ ہمارے ہاں بڑی عید وغیرہ کے موقع پر جو زیادہ قربانیاں دیتے ہیں وہ بالکل بے احتیاطی سے ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو لٹا کے ذبح کرتے ہیں جس سے لازماً دوسرے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔

مسلم کتاب الصید و الذبائح باب الامر باحسان الذبح۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نرمی اور مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ اگر تم کسی جانور کو مارنے لگو تو اس میں بھی نرمی اور رحم دلی دکھاؤ اور جب کسی جانور کو ذبح کرنے لگو تو اچھے اور رحم دلی کے طریق سے ذبح کرو۔ مثلاً اپنی چھری خوب تیز کر لو اور اس طرح سے اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ“۔

ایک روایت ہے بخاری کتاب التوحید میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ اس اثنا میں آپؐ کے پاس ایک بیٹی کا پیغام آیا جو آپ کو اپنے بیٹے کی موت کے وقت بلا رہی تھی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے پیغام لانے والے کو کہا جاؤ اور ان کو بتاؤ کہ جو اس نے یعنی اللہ نے لے لیا ہے۔ وہ اللہ ہی کا تھا اور جو اس نے عطا کیا ہے وہ بھی اسی کا ہے۔ اور ہر ایک چیز کی اس کے نزدیک ایک مدت مقرر ہے۔ پس تم انہیں کہہ دو کہ وہ صبر کریں اور صبر کو ہی نیکی کا حصول سمجھیں۔ وہ پیغامبر گیا اور پھر لوٹ آیا اور کہا یا رسول اللہ آپؐ کی بیٹی نے قسم دے کر کہا ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ اس پر نبی اکرم کھڑے ہوئے اور آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل بھی روانہ ہوئے۔ بچہ نزع کی حالت میں تھا کہ اسے آنحضرت ﷺ کی گود میں دیا گیا۔ بچہ کی یہ حالت دیکھ کر آنحضور ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں اور آنسوؤں سے بہنے لگیں۔ اس پر سعد نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا؟۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ”هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهٖ“۔ کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے“۔ (صحیح بخاری کتاب التوحید باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ امته الی توحید الله تبارك وتعالیٰ)۔ پس رحمت ہی حقیقت میں ہر چیز پر حاوی ہے اور اگر رحمانیت نہ ہو اور رحمت نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہے۔

کئی دفعہ مَیں نے سوچا ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت میں سے پہلے کون ہے اور بعد میں کون ہے تو بعض پہلوؤں سے جب سورۃ فاتحہ کے الفاظ پر غور کرتے ہیں تو ربوبیت پہلے ہے اور رحمانیت اور رحیمیت بعد میں آتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پہلو سے ربوبیت کو پہلے قرار دیا ہے لیکن غور کرو تو رحمانیت، ربوبیت سے بھی پہلے نظر آتی ہے۔ اب انسان خدا سے کب مانگنے گیا تھا جبکہ کچھ پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ انسان کو لکڑی کے علاوہ کوئلہ کی بھی ضرورت پڑے گی اور کوئلہ کی دریافت اس وقت ہوئی جبکہ ریلوے انجن کی دریافت بھی ہو گئی تھی۔ اس وقت کوئلہ کی ضرورت تھی اور خدا تعالیٰ نے کوئلہ کی ایجاد کر دی۔ اس کو کہتے ہیں ایکسٹرنل Combustion انجن۔ یعنی ایسا انجن جس کو گرمی باہر سے پہنچائی جائے۔ تو اس وقت تک پٹرول کی کوئی ایجاد نہیں تھی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ انسان پٹرول پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا دماغ ترقی کر کے انٹرنل کمبسچن انجن بھی بنا سکتا ہے یعنی موٹر کا انجن جس میں جو جلنے والا مادہ ہے یعنی پٹرول اندر سے جلتا ہے۔ تو ریلوے گاڑی کا انجن ہے ان میں اندر نہیں جل رہا ہوتا وہ باہر جل رہا ہوتا ہے۔ اس سے بھاپ بنتی ہے اور پٹرول سے جو Piston کے اندر ہی جل رہا ہوتا ہے موٹر چلتی ہے۔ تو اس وقت پٹرول ایجاد کر دیا یعنی انسان کو پٹرول کی خبر دے دی جب اس کا دماغ پٹرول بنانے کی اور اس سے استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا تھا۔ کوئی بھی اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ رحمانیت کے جلوے ہیں اور آپ دیکھیں کہ رحمانیت کے نتیجہ میں اربوں سال پہلے ڈائناسورس (Dinasoars) اچانک تباہ کر دئے گئے۔ اب بظاہر دیکھنے میں تو یہ ظلم ہے کہ جانوروں کو تباہ کر دیا گیا۔ سمندر میں بعض آسمان سے ٹکڑے گرنے کے نتیجہ میں ایسی تبدیلیاں رونما ہوئیں کہ اس کی وجہ سے دھند سی اٹھی اور وہ تمام مخلوقات جو سبزی پر اپنی زندگی گزار رہی تھی اور ایک دوسرے کو بھی کھا رہی تھی وہ ساری کی ساری تھوڑے عرصہ میں مر کر ختم ہو گئیں۔ اور ختم ہو کر ضائع نہیں ہوئیں، خدا تعالیٰ تو بالکل ضائع نہیں کرتا، ایک ذرہ کا بھی ضیاع نہیں کرتا وہ زیر زمین دفن ہوئیں اور ان سے تیل بنا۔ تو اب اگر جو موٹر پر بیٹھ کے یا گاڑی، بس میں بیٹھ کے آتا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ڈائناسور پر بیٹھا ہوا ہے کیونکہ ڈائناسور کا ہی تیل بنا ہے جس پر وہ سوار ہوا ہوا ہے۔ جو درخت تھے وہ بھی دب کے بعض دفعہ اتنے گہرے دب گئے کہ تیل میں تبدیل ہو گئے۔ پھر ہیرے جواہرات بھی انہیں درختوں سے بنے جو اتنے دباؤ میں دب گئے تھے کہ اس کے نتیجہ میں ان کا کوئلہ بنا اور کوئلہ پتھر بن گیا اور پتھر سے ہیرے بن گئے۔ تو خدا تعالیٰ کی تخلیق جو ہے یہ حیرت انگیز ہے۔ اس کی صفات پر جتنا بھی غور کریں وہ لامتناہی ایک کے بعد دوسری صفت پھوٹتی چلی جاتی ہے۔

تو آج کے خطبہ میں مَیں نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس رکھے تھے وہ تو اب بیان نہیں کر سکتا کیونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے آئندہ خطبہ میں بھی یا تو وہ حدیثیں بیان کروں گا جو اس خطبہ سے بچا کے اگلے خطبہ کے لئے رکھ لی تھیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کی باری آئے گی۔ تو بہر حال یہ سلسلہ مضامین جو ان خطبوں کے لئے میں نے چنا ہے بہت ہی لطیف ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت اور اس کی تمام صفات کا لامتناہی ذکر ہے۔ اگر ایک ایک صفت کو بیان کرنا شروع کیا جائے تو اس کی بھی بہت سی شکلیں پھوٹتی چلی جائیں گی۔ تو میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں، آپ کو اور مجھے ان صفات باری تعالیٰ پر نہ صرف سچے غور کی توفیق عطا فرمائے گا بلکہ ان کے نتیجہ میں ہمیں ان کو اپنانے کا بھی موقع عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆......☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں کے حقوق کی روشنی میں

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۔(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: یقیناً کامل مسلمان مرد اور کامل مسلمان عورتیں اور کامل مومن مرد اور کامل مومن عورتیں اور کامل فرمانبردار مرد اور کامل فرمانبردار عورتیں اور کامل راست گو مرد اور کامل راست گو عورتیں اور کامل صبر کرنے والے مرد اور کامل صبر کرنے والی عورتیں اور کامل عجز دکھانے والے مرد اور کامل عجز دکھانے والی عورتیں اور کامل صدقہ کرنے والے مرد اور کامل صدقہ کرنے والی عورتیں اور کامل روزہ گزار مرد اور کامل روزہ گزار عورتیں اور پوری طرح اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور پوری طرح اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش کا سامان اور بڑا انعام تیار کر رکھا ہے۔

قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے دین و دنیا میں مرد و عورت کی مساوات کا جو حسین نقشہ کھینچا گیا ہے میرا دعویٰ ہے کہ مساوات مرد و عورت کی ایسی تعلیم دنیا کی کسی مذہبی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ بعض کتب میں تو حقوق کے معاملے میں مرد کو عورت سے کئی گنا آگے رکھا گیا ہے اور بعض میں عورت کا باقاعدہ ذکر تو نہیں کیا گیا صرف مرد کا ہی تذکرہ موجود ہے جس سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ مرد کے ضمن میں ہی عورتوں کا تذکرہ آگیا ہے۔

قرآن مجید نے حقوق کے میدان میں مرد اور عورت کو برابری کا درجہ عطا فرمایا ہے لیکن جہاں تک فرائض کا تعلق ہے مرد کے فرائض عورت سے بڑھ کر بیان کئے گئے ہیں یہاں تک کہ عورت کی حفاظت اور اس کے حقوق کی ادائیگی کی ضمانت بھی مرد پر لگائی گئی ہے۔ اس بنا پر مرد کو عورت کا "قوّام" کہا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت کے حقوق کی ادائیگی کا نگہبان اور ذمہ دار ہے۔ اور جہاں تک مساوات حقوق کا تعلق ہے تو اس بارے میں ارشاد خداوندی ہے کہ

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْف

کہ یاد رکھو شوہروں پر بیویوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے بیویوں پر شوہروں کے حقوق ہیں۔ یعنی جس طرح تم یہ خواہش رکھتے ہو کہ بیویاں تمہارے حقوق ادا کریں اسی طرح تم پر بھی لازم ہے کہ تم بھی ان کے وہ حقوق جو تم پر عائد ہوتے ہیں ادا کرو۔

قبل اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں عورت کے حقوق کی حسین تعلیم پیش کی جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل عورت کی کسمپرسی کی حالت کا کسی قدر تذکرہ کیا جائے۔

اسلام سے قبل دو معروف مذاہب یعنی عیسائیت اور ہندوازم میں عورت ذات کے متعلق نہایت غیر مساوی تعلیم دی گئی ہے بائبل میں تو ہمیشہ کیلئے عورت کو مرد کا محکوم قرار دیا گیا ہے محض اس بنا پر کہ عورت نے سانپ کی بات مانی تھی۔

جہاں تک مذہبی عبادات اور مذہبی حقوق کا تعلق ہے بائبل تعلیم دیتی ہے کہ:

عورتیں کلیسا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں۔ (کرنتھیوں باب ۱۴ آیت ۳۴-۳۵)

جہاں تک ہندو مذہب کا تعلق ہے تو اس مذہب میں بھی عورت کو مرد کے تابع فرمان اور نہایت ذلیل درجہ دیا گیا ہے چنانچہ منو سمرتی میں لکھا ہے کہ

"لڑکی ہو یا جوان یا بوڑھی عورت اسے آزادانہ طور پر گھر کا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے عورت بچپن میں باپ کی، جوانی میں خاوند کی اور خاوند کی وفات کے بعد اپنے بیٹوں کے ماتحت رہے کبھی آزاد ہو کر نہ رہے۔ (منو سمرتی باب ۵ منتر ۱۴۸)

اسی طرح ہندو دھرم میں عورتوں کیلئے الگ سے مذہبی رسوم و عبادات کوئی ضروری قرار نہیں دی گئیں۔ منو سمرتی کا فرمان ہے:

"عورتوں کیلئے الگ یگیہ ہے نہ روزہ بلکہ خاوند کی سیوا ہی اس کی عبادت ہے"۔ (منو سمرتی باب ۵ منتر ۱۵۶)

اسلام سے قبل بھی عورت خطہ عرب میں زمانہ جاہلیت میں نہایت بے چارگی کی حالت میں زندگی گزار رہی تھی قرآن مجید میں اس کا ذکر آتا ہے کہ:

"وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ (سورہ نحل آیت ۵۹)

کہ جب اُن میں سے کسی کو لڑکی کی پیدائش کی خبر مل جائے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہے یہاں تک کہ بعض قبائل تو لڑکی کی پیدائش کے بعد اُس کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ عورت کے ساتھ اسلام سے قبل کئے جانے والے ظالمانہ سلوک کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنی ایک نظم میں فرماتی ہیں:

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا، تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تامرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی، احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

اسلام سے قبل عورتوں کی حالت

قبل اس کے کہ صنف نازک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں رحمت کا ذکر کروں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اسلام سے قبل عربوں کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارے سید و مولیٰ نبی صلعم ایسے وقت میں مبعوث ہوئے تھے جب کہ دنیا ہر ایک پہلو سے خراب اور تباہ ہو چکی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (سورہ روم آیت نمبر ۴۲) یعنی جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئے یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو اہل کتاب کہلاتے ہیں وہ بھی بگڑ گئے اور جو دوسرے لوگ ہیں جن کو الہام کا پانی نہیں ملا وہ بھی بگڑ گئے ... اُس زمانہ میں عرب کا حال نہایت درجہ کی وحشیانہ حالت تک پہنچا ہوا تھا اور کوئی نظام انسانیت کا ان میں باقی نہیں رہا تھا اور تمام معاصی ان کی نظر میں فخر کی جگہ تھے ایک ایک شخص صدہا بیویاں کر لیتا تھا حرام کا کھانا ان کے نزدیک ایک شکار تھا ماؤں کے ساتھ نکاح کرنا حلال سمجھتے تھے اس واسطے اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ (سورہ نساء آیت ۲۴) یعنی آج مائیں تمہاری تم پر حرام ہو گئیں ایسا ہی وہ مردار کھاتے تھے آدم خور بھی تھے دنیا کا کوئی بھی گناہ نہیں جو نہیں کرتے تھے اکثر معاد کے منکر تھے بہت سے ان میں سے خدا کے وجود کے بھی قائل نہیں تھے۔ لڑکیوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے تھے یتیموں کو ہلاک کر کے ان کا مال کھاتے تھے بظاہر تو انسان تھے مگر عقلیں مسلوب تھیں نہ حیا تھی نہ شرم تھی نہ غیرت تھی شراب کو پانی کی طرح پیتے تھے جس کا زناکاری میں اول نمبر ہوتا تھا وہی قوم کا رئیس کہلاتا تھا بے علمی اس قدر تھی کہ ارد گرد کی تمام قوموں نے ان کا نام اُمّی رکھ دیا تھا۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۷، ۲۸)

علاوہ ازیں تاریخ عرب کا وہ باب جو اسلام سے قبل عورتوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر مشتمل ہیں پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مرد جس قدر شادیاں کرنا چاہتا کر سکتا تھا۔ دوسری قوم کی گرفت شدہ عورتوں سے ایسے ایسے حیا سوز کام لئے جاتے کہ جس کے ذکر سے زبان رک جاتی ہے عورتیں صرف ایک جائیداد متصور کی جاتی تھیں ان کے اپنے متوفی خاوند یا رشتہ داروں کی جائیداد میں ان کا کوئی حصہ وراثت نہ تھا بلکہ ستم ظریفی یہ تھی کہ وہ خود حصہ جائیداد قرار پا کر حصہ میں چلی جاتی تھی اور وارث چاہتا تو خود نکاح کر لیتا یا کسی غیر سے کرا دیتا۔ ان کی اخلاقی گراوٹ کی انتہاء اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ بیٹے اپنی ماں سے ورثہ کا حصہ سمجھ کر شادیاں کر لیتے تھے طلاق دینے کا طریق بھی نہایت ظالمانہ تھا۔ ایک مرد کئی بار طلاق دیکر پھر عدت کے اندر واپس لے سکتا تھا۔ دختر کشی کی گھنونی رسم اس قدر رائج تھی کہ اسے پڑھ کر انسانیت کانپ اٹھتی ہے قرآن کریم نے ان کے اس لرزہ خیز داستان کو ان **الفاظ میں** بیان فرماتا ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ۔ (نحل آیت ۵۹-۶۰) یعنی اُن میں سے کسی کو لڑکی کی پیدائش کی خبر مل جائے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور جس بات کی اُسے خبر دی گئی ہے اس کے مزعومہ شناعت کے باعث وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ اور سوچتا ہے کہ آیا اُسے پیش آنے والی ذلّت کے باوجود زندہ رہنے دے یا اسے کہیں مٹی میں گاڑ دے۔

چنانچہ ظالموں کے ظلم کی انتہا یہ تھی کہ پانچ چھ سال کی لڑکی کو باپ جنگل کی طرف لے

جاتا اور گڑھے کے کنارے جو پہلے ہی سے اس غرض کیلئے تیار کیا ہوا ہوتا اسے کھڑا کر کے اس میں دھکیل دیتا سنگ دل باپ اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ اپنی چیختی چلاتی لخت جگر پر مٹی ڈالکر ہمیشہ کیلئے اس کی آواز کو خاموش کر دیتا۔

سنگ دلی اور ظلم وستم کے یہ وہ تاریخی اوراق ہیں جنہیں سن کر پتھر بھی پگھل جاتے ہیں مگر یہ وحشی عرب اپنے ان ظلموں پر نادم تک نہ ہوتے اسی لئے تو قرآن حکیم نے فرمایا:

"اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ" (نحل آیت ۶۰) کہ سنو جو رائے وہ قائم کرتے ہیں بہت بری ہے۔

ایک بار ابو بکر خوارزمی نے اس وقت جبکہ رئیس "بہراہ" کی لڑکی نے انتقال کیا تو ان الفاظ میں اس کی تعزیت کی

"اگر تم اس کے ستر حجاب اور اس کی صفات حمیدہ کا ذکر کرتے تو تمہارے لئے یہ نسبت تعزیت کے بہت زیادہ موزوں ہوتی کیونکہ ناقابل اظہار چیزوں کا چھپ جانا ہی بہتر ہے اور لڑکیوں کا دفن کر دینا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اگر کسی شخص کی بیوی اس سے پہلے مر جائے تو گویا اس کی نعمتیں مکمل ہو گئیں اگر بیٹی کو اس نے قبر میں اتار دیا تو گویا اپنے داماد سے پورا انتقام لے لیا"۔

پھر ایک شاعر کہتا ہے:

تَهْوِىْ حَيَاتِىْ وَأَهْوٰى مَوْتَهَا شَفَقًا
وَالْمَوْتُ اَكْرَمُ نُزَّالٍ عَلَى الْحُرَمِ

یعنی وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں ازراہ شفقت اس کی موت چاہتا ہوں کیونکہ موت عورت کے حق میں بہتر مہمان ہے۔

پس اسلام سے قبل عورت کی عزت و ناموس کو پامال کر دینا اور انہیں زندہ زمین میں درگور کر دینا اور پھر اسے عمل صالح سے تعبیر کرنا عورتوں پر ظلم و ستم کا ایک ایسا عبرتناک دور تھا کہ جس سے انسانیت آج بھی تار تار ہے۔

اب تاریخ کے ان دہلا دینے والے اوراق سے آپ کی توجہ ہٹا کر بعض دوسرے اوراق کی طرف لے چلتا ہوں جہاں پر اس ستم زدہ عورت کے تعلق سے کچھ اور اقوال و نظریات سامنے آتے ہیں۔ افسوس۔ صد افسوس

یونانی کہتے ہیں سانپ کے ڈسنے کا علاج تو ممکن ہے مگر عورت کے شر کا مداوا محال ہے۔

سقراط کا قول ہے عورت سے زیادہ فتنہ فساد کی چیز اور کوئی دنیا میں نہیں۔

یوحنا کہتا ہے عورت شر کی بیٹی ہے اور امن و سلامتی کی دشمن۔

الغرض اسلام سے قبل عورتوں کی تحقیر اور ان کے حقوق کی پامالی اور ان پر ہونے والے مظالم کی تاریخ اتنی بھیانک اور خوفناک ہے کہ زبان ان کے ذکر سے اور کان ان کے سننے سے اور دل ان کے احساس سے لرز اٹھتے ہیں۔

اسلام کے بعد عورتوں کی حالت

آخر اس مظلوم ہستی کی آہ نے عرش الہی کو جنبش دی۔ اور رب العالمین کی غیرت جوش زن ہوئی اور اس کی رحمت کا دریا موجزن ہوا پھر کیا تھا دیکھتے دیکھتے فاران کی چوٹیوں سے ابر رحمت کا نزول ہوا جس سے صدیوں کی بنجر زمین لہلہا اٹھی اور ویرانیاں آبادیوں میں بدل گئیں عرب کے افق سے آفتاب رسالت نمودار ہوا جس کی ضیاء پاش کرنوں نے تاریکی کے جگر کو پھاڑ کر زمین کے چپہ چپہ کو منور کر دیا اور اس وقت عورتوں نے بھی چین کا سانس لیا۔ آیئے اب میں رحمت للعالمین سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احسانات اور حسن سلوک کا اختصاراً ذکر کروں جو آپ نے عورتوں کے ساتھ کیا۔

ایک عورت بچپن میں بیٹی کی حیثیت رکھتی ہے اور جوانی میں شادی کے بعد اس کی ایک اور حیثیت بن جاتی ہے اور وہ بیوی کی ہے اور پیدائش اولاد کے بعد اس کی ایک اور تیسری حیثیت ماں کی ہو جاتی ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے کہ عورت اسلام سے قبل اپنی تینوں حیثیتوں میں مظلومیت کا شکار تھی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور لطف و کرم نے انہیں ان کی تینوں حیثیتوں میں اپنے دامن رحمت میں لپیٹ لیا۔

عورت بحیثیت بیٹی

چنانچہ رحمت للعالمین نے دختر کشی کی وحشیانہ رسم و رواج کو قطعاً ممنوع قرار دیتے ہوئے اعلان فرمایا کہ۔

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ۔ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيْرًا۔ (بنی اسرائیل آیت ۳۲)

یعنی تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ انہیں بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ انہیں قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

اور پھر آپ نے بطور وعید یہ اعلان فرمایا

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ. بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ۔ (تکویر آیت ۹ اور ۱۰)

یعنی اور جب زندہ گاڑی جانے والی کیبارہ میں سوال کیا جائے گا یعنی لڑکیوں کا زندہ گاڑا جانا قانونی جرم بن جائے گا۔ اور اس وقت ہر وحشی صفت انسان سے اس کے اس ناقابل معافی گناہ کے متعلق سوال ہو گا کہ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ کہ آخر کس گناہ کی بنا پر اسے قتل کیا گیا۔

پھر بچیوں کی پرورش کی ترغیب کا انداز بھی ہمارے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا نرالا ہے مسلم میں روایت آتی ہے

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دو لڑکیوں کی بالغ ہونے تک پرورش کی تو وہ قیامت کے روز اس طریقہ سے آئے گا کہ وہ اور میں دونوں ایسے ملے ہونگے اور آپ نے انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

پھر مسلم میں ہی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی کہ دو لڑکیاں وہ اپنے ہمراہ لئے ہوئے تھی تو میں نے اسے تین کھجوریں دے دیں اس عورت نے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دے دیئے اور ایک کھجور اپنے منہ کی طرف اٹھائی تاکہ اس کو خود کھائے تو اس کی دونوں لڑکیوں نے وہ بھی مانگ لی اس نے اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دے دیئے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے اس کی یہ بات اچھی معلوم ہوئی۔ میں نے اس کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ بِهَا الْجَنَّةَ۔ کہ اللہ نے اس کیلئے جنت واجب کر دی۔ ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا۔

"کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ اس سے بہتر کوئی خیرات نہیں ہو سکتی کہ تو اپنی لڑکی کی مدد اور خبر گیری کرے جبکہ وہ تیرے پاس آئی ہو اور سوائے تیرے اس دنیا میں اس کا کوئی مددگار نہ ہو"۔

پس وہ ہستی جس کا دنیا میں آنا اس کے والدین کیلئے ذلت و خواری خیال کیا جاتا ہے اور اس بنا پر اسے زندہ درگور کر دیا جاتا ہے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰؐ نے اس کی محبت کو اس کے والدین کے دلوں میں قائم کیا اور ان میں یہ احساس پیدا کیا کہ بیٹی بھی اسی طرح ان کے پیار و شفقت کی محتاج ہے جس طرح کہ بیٹے۔

عورت بحیثیت بیوی

عورت کی وہ حیثیت جو بیوی کے نام سے موسوم ہے آنحضرتؐ کی بعثت سے قبل اس پر انواع و اقسام کے مظالم توڑے جاتے تھے اور حد یہ تھی کہ صحرا کے جاہل فرزند اسے انسانیت کی توہین سمجھتے تھے اور ایسے وقت میں پروردگار نے رحمت للعالمین کو مبعوث فرمایا آپ نے جب اس مظلوم ہستی کو دیکھا تو آپ کا جگر پارہ پارہ ہو گیا۔ چنانچہ رحمت للعالمین کا جذبہ رحم پھوٹ پڑا اور آپ نے اعلان فرمایا۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۔ (نساء آیت ۲۰)

یعنی تم ان سے اچھا سلوک کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو یاد رکھو کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہتری کے سامان پیدا کر دے۔ اور پھر فرمایا:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ (نحل آیت ۷۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے تمہارے جیسے جذبات رکھنے والی بیویاں بنائی ہیں اور اس نے تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے ہیں اور اس نے تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق بخشا ہے۔ یہاں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ تمہاری بیویاں ان ماں باپ کی بیٹیاں ہیں جو تمہاری طرح کے ہیں اسلئے ان کے بھی وہی جذبات ہیں جو تمہارے ہیں۔ پس جب تم یہ خواہش رکھتے ہو کہ تمہارے جذبات کو ٹھیس نہ لگے تو تم خود سوچ سکتے ہو کہ تمہارا اپنی بیویوں کے جذبات کا خیال رکھنا تم پر کس قدر ضروری اور لازم ہے۔

پھر خاوند اور بیوی کے باہمی تعلقات کے بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے درمیان پیار و محبت رکھ دی ہے لہٰذا تمہارے درمیان پیار و محبت کا تعلق قائم ہونا چاہئے۔

جہاں تک بیوی کے حقوق کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔

یاد رہے اسلام سے قبل مرد اپنے حقوق تو عورتوں پر قائم کرتے تھے مگر اپنے اوپر عورتوں کا کوئی حق تسلیم نہیں کرتے تھے مگر رحمت للعالمین نے آکر اس ظالمانہ طریق کے خلاف اعلان فرمایا کہ یاد رکھو شوہروں پر بیویوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے بیویوں پر شوہروں کے۔ جس طرح تم یہ خواہش رکھتے ہو کہ تمہاری بیویاں تمہارے حقوق ادا کریں اس طرح تم پر بھی لازم ہے کہ تم بھی ان کے حقوق جو تم پر عائد ہوتے ہیں ادا کرو۔

علاوہ ازیں محسن اعظم حضرت رسول اکرمؐ نے مختلف طریق سے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب دلائی چنانچہ آپ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِىْ۔ کہ دیکھو تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ برتاؤ کرنے کے اعتبار سے تم سب سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے موقع پر آپ نے فرمایا۔

باقی

عید میلاد النبیؐ سے متحدہ ہندوستان کی تحریک سیرت النبیؐ تک

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ)

> ''وہ دن مبارک دن ہوگا کہ جب پیغمبر اسلامؐ کی برسی ہندوؤں کے گھروں میں منائی جائے گی اور ہندو باوجود ہندو رہنے کے بھی بانیٔ اسلام کے احسانمند ہوں گے''
>
> (لالہ رامچند صاحب منچندہ بی اے ایل ایل بی پریذیڈنٹ اروڑ بنس سبھا لاہور)

تاریخ عالم کا سب سے اہم واقعہ شہ لولاک نور دو عالم فخر موجودات خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ (فداہ روحی وابی وامی) کا ظہور قدسی ہے۔

ہمارے نبی آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت نامور مصری عالم اور شہرہ آفاق ہیئت دان محمود پاشا کی مسلمہ تحقیق کے مطابق ۹ ربیع الاوّل بروز دوشنبہ مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو ہوئی اور وصال نبویؐ کی تاریخ مصنف ''سیرت النبی'' علامہ شبلی نعمانی کی رو سے یکم ربیع الاوّل ۱۱ھ مطابق ۲۵۔۲۶ مئی ۶۳۲ء ثابت ہوتی ہے) ''رسول رحمت'' سیرت طیبہ پر مولانا ابوالکلام آزاد کے افکار''

(مرتبہ مولانا غلام رسول مہر صفحہ ۶۵۴۔ ناشر غلام علی اینڈ سنز چوک انارکلی لاہور)

آنحضور ﷺ آسمانِ روحانیت کے سورج ہیں اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے عقیدہ کے مطابق مظہر اتم الوہیت اور اس حقیقت کے مصداق بھی کہ۔

آنکہ ہر نورے طفیل نور اوست
آنکہ منظور خدا منظور اوست

اب تک غرباء وصلحاء سے لیکر امراء اور سلاطین تک آپ کے لاتعداد عشاق ہو گزرے ہیں اور یہ سلسلہ دنیا کے آخر تک پوری شان وشوکت سے جاری رہے گا۔

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

جشن میلاد النبی کی ابتدا تاریخ اسلام میں

اس بے مثال محبوب خدا کے محبوں میں اربل (شمالی عراق کے عظیم شہر) کے بادشاہ الملک المعظم مظفر الدین (ولادت ۲۷ محرم ۵۴۹ھ/۱۴/اپریل ۱۱۵۴ء وفات ۱۴ رمضان ۶۳۰ھ ۲۴ جون ۱۲۳۳ء) بھی تھے جن کے عہد سلطنت میں عید میلاد النبی کی تقریب کا دنیائے اسلام میں پہلی بار آغاز ہوا۔ مورخ اسلام حضرت علامہ ابن خلکان (۶۰۸ھ۔۶۸۱ھ) تاریخ وفیات الاعیان وابناء زمان میں جشن میلاد کی اس بانی شخصیت اور جلیل القدر بادشاہ کی نسبت رقمطراز ہیں کہ:۔

ترجمہ:۔ ''مکہ میں اس کی خوبصورت یادگاریں ہیں جن میں سے بعض اب تک باقی ہیں۔ اور وہ پہلا شخص ہے جس نے وقوف کی رات کو جبل عرفات کی طرف پانی جاری کیا اور اس پر بہت خرچ کیا اور پہاڑ پر پانی کے حوض بنائے کیونکہ حجاج پانی کے نہ ہونے سے تکلیف اُٹھاتے تھے اور اس نے وہاں قبرستان بھی بنایا۔

اب رہی بات اس کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میلاد کی تو تعریف اس کا احاطہ نہیں کرسکتی لیکن ہم اس کا کچھ حال بیان کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ۔

اہل ملک نے سنا کہ اسے اس کے بارےمیں حسن اعتقاد ہے تو اربل کے نزدیکی شہروں مثلاً بغداد موسل جزیزہ سنجار۔ نصیبین بلاد عجم اور ان کے نواح سے فقہاء صوفیاء واعظین قراء اور شعراء کی بہت سی مخلوق اس کے پاس پہنچ جاتی اور وہ محرم سے ماہ ربیع الاول کے اوائل تک مسلسل آتے رہتے اور مظفر الدین لکڑی کے گنبد نصب کرنے کا حکم دیتا اور ہر گنبد چار یا پانچ منزلوں کا ہوتا اور وہ بیس یا اس سے زیادہ گنبد بناتا ان میں سے ایک گنبد اس کا اپنا ہوتا اور باقی امراء اور اعیانِ حکومت کے لئے ہوتے یعنی ہر ایک کے لئے ایک گنبد ہوتا اور جب یکم صفر ہوتی تو وہ ان گنبدوں کو کئی قسم کی خوبصورت اشیاء سے مزین کرتا اور ہر گنبد میں گلوکاروں اور بہروپیوں اور سازندوں کی ایک جماعت ہوتی اور انہوں نے ہر گنبد میں ان طبقوں کی ایک جماعت کو منظم کیا اور اس مدت میں لوگوں کے ذرائع معاش باطل ہو جاتے اور انہیں خوشی اور ان پر پھرنے کے سوا کوئی کام نہ رہتا۔ اور گنبد قلع کے دروازے سے میدان کی نزدیکی خانقاہ کے دروازے تک نصب ہوتے اور ...... مظفر الدین ہر روز نماز عصر کے بعد آتا اور ایک ایک گنبد پر کھڑا ہوتا اور ان کے گانے سنتا اور ان کے بہروپ اور جو وہ گنبدوں میں کام کرتے تھے ان سے خوش ہوتا اور خانقاہ میں رات بسیرا کرتا اور سماع کرتا اور صبح کی نماز کے بعد شکار کو چلا جاتا پھر ظہر سے پہلے قلعہ کی طرف واپس آجاتا اور وہ میلاد کی رات تک ہر روز ایسے ہی کرتا اور میلاد سے دو دن پہلے بے شمار اونٹ، بیل اور بکریاں باہر نکالتا اور اس کے پاس جو ڈھول، گلوکار اور ساز ہوتے ان سب کو وہ بھیجتا حتیٰ کہ انہیں میدان میں لے آتا، پھر وہ انہیں ذبح کرنے میں مصروف ہو جاتے اور دیگیں نصب کرتے اور مختلف قسم کے گوشت پکاتے اور جب میلاد کی رات آتی تو وہ قلعے میں نماز مغرب پڑھنے کے بعد سماع کرتا پھر نیچے اترتا۔ اور اس کے آگے بہت سی شمعیں روشن ہوتیں اور ان میں دو یا چار مجھے اس میں شک ہے۔ جشنی شمعیں ہوتیں جن میں سے ہر ایک کو خچر پر لادا جاتا اور ان کے پیچھے ایک شخص ان کو سہارا دیئے ہوتا اور وہ خچر کی پشت سے بندھی ہوتیں حتیٰ کہ وہ خانقاہ تک پہنچ جاتا، اور جب میلاد کے دن کی صبح ہوتی تو وہ صوفیاء کے ہاتھوں خلعتوں کو قلعہ سے خانقاہ تک لاتا، ان میں سے ہر شخص کے ہاتھ پر بقچہ ہوتا اور وہ ایک دوسرے کے پیچھے پے در پے آتے اور ان میں سے بہت سی چیزیں آجاتیں جن کی تعداد کو میں یقین سے بیان نہیں کرسکتا پھر وہ خانقاہ کی طرف آتا اور اعیان اور رؤسا اور چوہدریوں کی ایک بہت بڑی جماعت اور واعظوں کیلئے سٹیج لگایا جاتا اور مظفر الدین کیلئے چوبی گنبد نصب کیا جاتا جس کی کھڑکیاں اس جگہ تک تھیں جس میں لوگ اور اسٹیج تھا۔ اور گنبد کی دوسری کھڑکیاں میدان تک تھیں اور وہ بہت وسیع میدان تھا اور اس میں افواج اکٹھی ہوتی تھیں۔ اور وہ اس دن ان کی نمائش کرتا اور کبھی وہ فوج کی نمائش کو دیکھتا اور کبھی لوگوں اور واعظوں کو دیکھتا اور وہ مسلسل ایسے ہی کرتا رہتا حتیٰ کہ فوج اپنی نمائش سے فارغ ہو جاتی اس موقع پر میدان میں فقراء کے لئے دسترخوان لگایا جاتا اور عام دسترخوان میں کھانا اور بے شمار روٹیاں ہوتیں۔ اور دوسرا دسترخوان خانقاہ میں سٹیج کے پاس جمع ہونے والے لوگوں کیلئے لگایا جاتا اور وہ نمائش اور واعظوں کے وعظ کے دوران اس اجتماع میں آنے والے اعیان اور رؤسا کو جن کا ذکر قبل ازیں ہم کر چکے ہیں کہ وہ فقہاء واعظین قراء اور شعراء تھے ایک ایک کرکے بلاتا اور ہر ایک کو خلعت دیتا پھر وہ اپنی جگہ واپس آجاتا اور جب یہ سب کام مکمل ہو جاتا تو وہ دسترخوان پر آتے اور اس سے وہ مقررہ مقدار کو اپنے گھر لے جاتے اور لوگ عصر اور اس کے بعد تک ایسے ہی کرتے رہتے پھر وہ یہ رات وہیں گزارتا اور صبح تک گانے ہوتے رہتے۔ اس طرح وہ ہر سال کرتا میں نے صورت حال کا ملخص کر دیا ہے اور استقصاء طویل ہوتا ہے اور جب وہ اس اجتماع سے فارغ ہو جاتے تو ہر شخص اپنے شہر کو واپس جانے کو تیار ہو جاتا تو وہ ہر شخص کو کچھ خرچ دیتا۔

اور حافظ ابوالخطاب ابن دحیہ کے سوانح میں میں نے حرف العین میں اس کے اربل پہنچنے اور کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر بنانے کا ذکر کیا ہے اس لئے کہ اس نے مظفر الدین کو اس کا اہتمام کرتے دیکھا تھا اور اس نے اس کی اقامت کے اخراجات کے علاوہ اسے ایک ہزار دینار دیا''۔

(تاریخ ابن خلکان'' اردو جلد ۴ صفحہ ۵۱۰۔۵۱۱)
(ناشر نفیس اکیڈیمی کراچی اشاعت ۲۰۰۰ء)

اس نئی مذہبی تقریب کی عرب دنیا میں بھی رفتہ رفتہ خوب مقبولیت وشہرت اور پذیرائی حاصل ہونی شروع ہوئی چنانچہ شہرہ آفاق مسلم سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ کے آخر میں جو ۳ ذی الحجہ ۷۵۶ھ کو پایہ تکمیل تک پہنچا تیونس کے شہر فاس کے سلطان ابوعنان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس نے شعبان ۷۵۰ھ (مطابق ستمبر ۱۳۵۵ء) میں اس کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ بادشاہ بذل وعطا کا پیکر ہے۔ ۲۷ رمضان شریف کو شہر کے دروازوں پر چنگی کی کل آمدوہ خیرات کر دیتا ہے۔ اور مولود شریف کی رات کو ملک کے تمام مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور مجالس مولود برپا کی جاتی ہیں۔

متحدہ ہندوستان میں ان مجالس کی ابتداء کا سہرا ریاست ٹونک اور ریاست بھوپال کے سر ہے ریاست ٹونک میں یہ مذہبی جشن بارہ روز منایا جاتا تھا۔

ٹانک میں ''عید مولود شریف

۱۹۰۴ء میں مولوی احمد شفیع صاحب دربار ٹونک میں جوڈیشل ممبر تھے ان ایام میں عزیز الشفیع صاحب تحصیلدار بنارس نے ٹونک کی ''عید مولود شریف'' کی منظر کشی کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

''مدت ہوئی ۱۹۰۴ء میں جب مولوی احمد شفیع صاحب مرحوم دربار ٹونک میں جوڈیشل ممبر تھے تو میرے بھانجے نے ان دنوں وہاں کی مجلس مولود شریف کا حال لکھ کر اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس بھیجا تھا جسے ہم تہذیبی بہنوں کی مزید آگاہی کیلئے یہاں دوبارہ درج کرتے ہیں۔

آپا جان۔ تسلیم۔ آج میں ٹونک کے میلاد شریف کا حال لکھتا ہوں یہاں کا میلاد شریف قابل دید ہوتا ہے حضور نواب صاحب بہادر بڑی دھوم دھام سے میلاد شریف پڑھواتے ہیں۔ سات دن تک مولود شریف کی وجہ سے کچہریاں بند رہتی ہیں۔ باغ میں ایک محل بنا ہوا ہے اس کے ایک کمرے میں چار ستون چاندی کے کھڑے ہیں۔ ان پر پھولوں کی چھت پڑی ہوئی تھی۔ اور پھولوں ہی کی دیواریں تھیں ان میں مولود شریف پڑھنے والے بیٹھتے تھے روشنی کا انتظام قابل دید تھا۔ دس ہزار چھوٹی اور چھ سو بڑی لالٹینیں محل کی چھت میں تھیں۔ اگر کی بتیاں سلگانے کیلئے سونے کا ایک عجیب گلدستہ بنا ہوا ہے۔ اس میں سینکڑوں اگر کی بتیاں سلگتی تھیں۔ اور شمعدان سونے اور چاندی کے بنے ہوئے تھے۔ ان کے سوا جھاڑ فانوس ہانڈیاں وغیرہ بے شمار جل رہی تھیں۔ جس کی گرمی کے باعث محل اندر سے بہت تپ اُٹھتا تھا۔ محل کے آگے ایک بہت بڑا چبوترہ ایک فٹ اُونچا بنا ہوا ہے۔ جو فرش فروش سے آراستہ تھا۔ اس پر آٹھ نو ہزار آدمی آسانی سے بیٹھ سکتے تھے۔

ہم اور ابا جی محل میں جاکر بیٹھتے تھے۔ پردوں

کے پیچھے سینکڑوں بیگمات بیٹھی میلاد شریف سنا کرتی تھیں۔ عصر کے وقت سے مولود شریف کی محفل شروع ہوتی تھی۔ اور نماز مغرب کے بعد دو گھنٹے کی اجازت کھانا کھانے کی ملتی تھی۔ پھر نو بجے شب سے جلسہ شروع ہو جاتا تھا۔ کبھی دو بجے رات کو اور کبھی چار بجے رات کو ختم ہوتا تھا۔ حضور نواب صاحب نے خود ایک بڑی کتاب مولود شریف کی تصنیف فرمائی ہے۔ سات دن تک وہی کتاب پڑھ کر ختم کی جاتی ہے۔ اس کے بعد شعر اور مناجاتیں محفل میں خوش الحانی کے ساتھ پڑھی جاتی تھیں۔

مولود شریف سننے کے لئے ہر روز چھ سات ہزار آدمی جمع ہوتے تھے۔ سب کو عطر ملا جاتا تھا۔ اور پھولوں کے ہار گلے میں پہنائے جاتے تھے۔ اور ان پر گلاب پاشی ہوتی تھی۔ ہر روز تین من برف آتی تھی اور خدا جانے کتنے من لڈو حاضرین کو تقسیم ہوتے تھے جو کئی آدمی دس دس لڈو ملتے تھے۔ بانٹنے والے کسی کو سات کسی کو آٹھ لڈو دیتے تھے۔ باقی آپ اُڑا لیتے تھے۔ اس پر کسی نے نواب صاحب کو رپورٹ کردی۔ حضور نواب صاحب نے حکم دیا کہ آدھ آدھ سیر کا ایک لڈو بنایا جائے جو ایک تھیلی میں رکھ کر ہر آدمی کو بانٹا جاتا تھا۔

بعض آدمی مولود شریف سن کر حال کھیلتے۔ نعرے مارتے تھے۔ مجھے بھی حضور ولی عہد صاحب فرمانے لگے۔ کہ عزیز تم بھی ایک نعرہ لگاؤ۔

رسول خدا کی پیدائش کے دن نو بجے سے محفل شروع ہو کر چار بجے صبح کو ختم ہوئی چار بجے صبح کو عین پیدائش کے وقت سو توپوں کی سلامی سر ہوئی۔ قیدی رہا کئے گئے چاندی کی صراحیوں اور چاندی کے کٹوروں میں پانی دیا گیا۔ برف کے طباق بھی چاندی کے تھے۔ اس کے سوا دودھ۔ شربت۔ کھجوریں۔ لڈو اور چاندی کے ورقوں والے پان سب کو تقسیم کئے گئے۔

مردانہ محفلیں تو ہو چکی ہیں۔ اب محلوں میں بیگمات محفلیں کریں گی۔ ان میں بیگمات ہی شامل ہوں گی"۔

(رسالہ تہذیب النسوان لاہور ۲ را پریل ۱۹۱۰ء)

بھوپال میں عید میلاد

رسالہ تہذیب نسواں' لاہور ۹ مارچ ۱۹۱۲ء میں محترمہ آبرو بیگم صاحبہ سیکرٹری پرنس آف ویلز لیڈیز کلب بھوپال کا حسب ذیل مضمون سپرد اشاعت ہوا جس میں بھوپال کے جشن عید میلاد النبی کی کیفیت پر روشنی پڑتی ہے۔ لکھا ہے:۔

"اثنائے گفتگو میں ہر ہائنس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ جی سی ایس آئی و جی سی آئی ای فرمانروائے بھوپال دام اقبالہا نے مجھ سے فرمایا کہ جس زمانے میں جناب نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے محفل میلاد کی رسم بھوپال میں موقوف کردی تھی۔ ایک روز مجھے اس کی نسبت بہت افسوس کے ساتھ خیال آیا کہ ایسی متبرک محفل کو اپنے یہاں کیونکر قائم کروں۔

بار بار مجھے رسول صلعم کی محبت مجبور کرتی تھی۔ کہ میں آپ کی ولادت کے دن اپنے یہاں خوشی کا اظہار کروں لیکن اس مصلحت سے میں اور عالی جناب نواب سلطان الدولہ صاحب مرحوم نور اللہ مرقدہ اپنے دلی ارادے میں ناکامیاب رہتے تھے۔ کہ محترمہ سرکار خلد مکاں اور صدیق حسن خان صاحب ضرور یہ تصور فرمائیں گے کہ ہماری رائے کے خلاف محفل میلاد جاری کی۔ تب میں نے خدا تعالیٰ سے التجا کی کہ حضرت صلعم کی پیدائش کے دن میرے یہاں کوئی خوشی کی تقریب ہو جائے۔ تاکہ مجھے اس حیلہ سے عین ولادت کے دن مسرت ظاہر کرنے کا موقعہ حاصل ہو۔ قدرت الٰہی اور معجزہ حضرت رسول مقبول کا غور کے قابل ہے کہ صاحبزادی آصف جہاں صاحبہ مرحومہ کے بعد پندرہ سال تک کوئی اولاد مجھے نہیں ہوئی۔ اور سب کو یہ ہی یقین تھا۔ کہ اب اولاد نہ ہوگی لیکن خدا تعالیٰ نے میری التجا سنی اور ۸ ربیع الاوّل روز سعید صاحبزادہ حمید اللہ خاں صاحب زاد اللہ عمرہ پیدا ہوئے اور مجھے اس روز سعید کو خوشی کے اظہار کا موقع مل گیا۔ و اتفق جملہ محدثین و اکابرین نے ۸ تاریخ ربیع الاوّل کو یوم ولادت قرار دیا ہے۔ اور میری دعا مقبول ہونے سے مجھے بھی اعتقاد ہے۔ کہ ضرور ۸ تاریخ یوم ولادت صلعم کا ہے۔ اس دن سے اب تک ہر سال ۸ ربیع الاوّل کو عید میلاد اس طور پر منائی جاتی ہے کہ مسجد میں خوب روشنی کی جاتی ہے اور سوا لاکھ درود شریف کا ثواب پہنچایا جاتا ہے عمدہ طعام پکا کر غربا اور دوستوں کو تقسیم کیا جاتا ہے اس سال نواب بیگم صاحبہ دام اقبالہا نے شہر کی ہر مسجد میں روشنی کا پورے طور پر انتظام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور ہر محفل میں سوا لاکھ درود شریف پڑھا جائے گا"۔

حضرت مسیح موعودؑ کا فتویٰ مجالس مولود کی نسبت

۱۵ مارچ ۱۹۰۳ء کو ایک صاحب نے مولود خوانی کی نسبت سوال کیا جس پر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ارشاد فرمایا۔

"**آنحضرت کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے** لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو...... اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔ **آنحضرت ﷺ کی بعثت پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔** ۔ آنحضرت نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہئے...... حضرت ابراہیم آپ کے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے کیا وجہ کہ آپ نے اُن کا مولود نہ کروایا؟"۔

(البدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

پنجاب میں جشن عید میلاد

پنجاب میں عید میلاد النبی کے جشن کا رواج ۱۹۰۹ء سے شروع ہوا جس کی پہلی پرزور تحریک مولانا سید ممتاز علی صاحب نے اپنے رسالہ "تہذیب نسواں" کے شمارہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۹ء میں پیش کی جس کے نتیجہ میں کچھ عرصہ بعد لاہور میں عید میلاد منانے کیلئے شمس العلماء مفتی عبد اللہ ٹونکی شمس العلماء عبد الحکیم کلانوری اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور سید ممتاز علی صاحب پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی قائم کی گئی۔ اور اس کے سیکرٹری سید ممتاز علی صاحب قرار پائے۔ اس کمیٹی کے زیر انتظام مارچ ۱۹۱۱ء میں پہلی بار پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں جشن عید میلاد النبی پورے تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ تمام مسلمانوں نے دکانیں بند رکھیں اور نماز ظہر کے بعد سے نماز عشاء تک اسلامیہ کالج لاہور میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس سے ڈاکٹر محمد اقبال مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار مفتی محمد عبد اللہ مولوی عبد الحکیم سید جماعت علی شاہ اور سید ممتاز علی شاہ کی تقاریر ہوئیں آخری تقریر جماعت احمدیہ لاہور کے درخشندہ گوہر اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے نے فرمائی جو سب لیکچروں پر بھاری تھی اور نہایت درجہ مقبول ہوئی چنانچہ سید ممتاز علی صاحب نے اس جلسہ کی روداد بیان کرتے ہوئے اخبار "تہذیب نسواں" میں اعتراف کیا کہ:۔

"نماز مغرب کے بعد خواجہ کمال الدین بی اے کا لیکچر۔ **نہایت پر لطف تھا وہ لیکچر روح کے لئے ایک لذیذ غذا تھی اور اس قابل تھا کہ عید میلاد کی ضیافت میں پیش ہو** اس کا خلاصہ کرنا اس لیکچر پر ظلم کرنا ہوگا وہ لیکچر چھپ رہا ہے اسے پورا پڑھنا چاہئے"۔

(سبیل رشاد، صفحہ ۶۳ مجموعہ مضامین تہذیب نسواں مرتب سید ممتاز علی صاحب ناشر دارالاشاعت پنجاب لاہور طبع اول ۱۹۳۴ء)

مسلم جرائد و رسائل کے رسول نمبر

اسی زمانہ میں دہلی کے مشہور صوفی و صحافی خواجہ حسن نظامی نے فروری مارچ ۱۹۱۱ء میں اپنے رسالہ نظام المشائخ کا رسول نما نمبر نکالا جو برصغیر کے مسلم پریس کا پہلا رسول نمبر تھا جس کے بعد یہ مبارک سلسلہ وسیع تر ہوتا گیا اور اب تک جاری ہے جسے ہر مکتب فکر کی طرف سے سند قبولیت حاصل رہی ہے۔

عقیدت نبویؐ کے اس جدید انداز اور نئے اسلوب میں جماعت احمدیہ کے اہل قلم بزرگوں نے جس درجہ والہانہ شان سے دلچسپی لی ہے اس کے ثبوت میں صرف چند رسائل کے بعض مندرجات کا تذکرہ کافی ہوگا۔

۱۔ "نظام المشائخ" دہلی رسول ﷺ نما نمبر فروری مارچ ۱۹۱۱ء اس میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بی اے وزیر مال ریاست بہاولپور کا ایک اہم مضمون شامل اشاعت ہوا زیر عنوان "تبلیغ رسالت"۔

۲۔ "نظام المشائخ" تتمہ رسول ﷺ نما نمبر۔ مارچ ۱۹۱۲ء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلف" جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم قادیانی" کا مضمون خاتم النبیین اور حضرت سلطان احمد صاحب کا مضمون "الوجد" اس پرچہ کی زینت ہوئے اخبار الحق دہلی کے ایڈیٹر حضرت میر قاسم علی صاحب نے اس نمبر پر یہ تبصرہ لکھا کہ:۔

"نظام المشائخ کا رسول نمبر امسال بڑے زور شور سے نکلا ہے محمد الواحد ایڈیٹر رسالہ نے خاص خاص اہل علم کے مضامین اور نظموں سے رسالہ کو زینت دی ہے 168 صفحے کی ضخامت ہے" ماہنامہ "نظام المشائخ" اگست ستمبر۔ اکتوبر 1926ء کا شمارہ بھی رسول نمبر تھا جس میں "یاد رسول اللہ ﷺ" کے عنوان پر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا ایک علمی مضمون درج ہوا۔

۳۔ ہفت وار **خطیب** دہلی (دسمبر ۱۹۱۷ء) اس میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے قلم سے "رسول خدا نما" کے زیر عنوان مضمون شائع ہوا۔

۴۔ رسالہ **صوفی**' پنڈی بہاء الدین رسول نمبر نومبر ۱۹۱۴ء حضرت مرزا سلطان احمد صاحب (گوجرانوالہ) کا مضمون "رسول شاہد" کے عنوان سے چھپا اسی رسالہ کے نومبر ۱۹۲۱ء کے رسول نمبر میں بھی "خصوصیات رسالت محمدی" کے زیر عنوان حضرت مرزا سلطان احمد پنشنر ڈپٹی کمشنر کا مضمون زیب قرطاس ہوا۔

۵۔ رسالہ **مولوی**' دہلی' کا رسول نمبر اگست ۱۹۲۷ء میں منظر عام پر آیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دو اور آپ کی حرم محترم کا ایک مضمون شائع ہوا۔

اسی رسالہ کے رسول نمبر بابت ماہ جولائی و اگست ۱۹۲۸ء میں مندرجہ ذیل اہل قلم احمدی حضرات کے رشحات قلم اشاعت پذیر ہوئے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر۔ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پور۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رسالہ "مولوی" کا تیسرا رسول نمبر 1929ء میں چھپا جس میں جماعت احمدیہ کی مندرجہ ذیل بزرگ ہستیوں کے مضامین تھے رسول اکرمؐ کی طفولیت (حضرت مولوی شیر علی صاحب) محبوب خدا کی پاکیزہ جوانی (حضرت سیدہ مریم بیگم ام طاہر) عالم انسانیت کا بہترین مظہر (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ امام جماعت احمدیہ) رسول کریمؐ ایک نبی کی حیثیت میں (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ امام جماعت احمدیہ) اسلامی دنیا کا سب سے اچھا خاوند (حضرت

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

(مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو کتاب ''بیسویں صدی کے رسول نمبر'' از پروفیسر محمد اقبال جاوید سابق صدر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ ناشر۔فروغ ادب اکادمی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ طبع اوّل ۱۹۹۹ء)

سیرت النبیؐ کے جلسوں کے انقلاب آفریں

عالمی تحریک اور غیر مسلم معززین کا پرجوش خیر مقدم

۲۰ جون ۱۹۲۸ء کا مبارک دن ہمیشہ مذہبی دنیا میں یادگار رہے گا جبکہ سیدنا محمود المصلح الموعود کی عالمی تحریک پر ''سیرت النبیؐ'' کے مبارک جلسوں کے انعقاد کا آغاز ہوا۔اس دن سے آج تک دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ان جلسوں کا ایسے شاندار طریق سے اہتمام کیا جارہا ہے کہ روح وجد کراٹھتی ہے اور جسم کے ذرہ ذرہ سے محسن انسانیت اور امن عالم کے بے نظیر آسمانی سفیر خاتم الانبیاء محمد مصطفی ﷺ کی ذات بابرکات کیلئے درود جاری ہوجاتا ہے۔

ان جلسوں کی برکت سے نقشہ عالم پر ایک ایسا ایمان افروز نظارہ دیکھنے میں آرہا ہے جو اپنی نظیر آپ ہے۔اس عالمی تحریک کا غیر مسلم معززین نے فقید المثال رنگ میں خیر مقدم کیا ہے۔بیشمار مثالوں میں سے یہاں صرف ایک مثال درج کرنا کافی ہوگا۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان ''الفضل'' قادیان کی طرف سے اس عالمی تحریک کو ہر حلقہ میں مقبول بنانے کیلئے آغاز تحریک ہی سے ہر سال خاتم النبیین نمبر کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں پہلا نمبر ۱۲ جون ۱۹۲۸ء کو اور دوسرا ۳۱ مئی ۱۹۲۹ء کو اشاعت پذیر ہوا جو یہ دوسرا نمبر ۱۷ صفحات پر مشتمل نہایت بصیرت افروز مضامین اور منظومات کا نفیس و حسین مرقع تھا۔اس کے صفحہ ۳۱ پر اروڑبنس لکھ سبھا لاہور کے پریذیڈنٹ جناب لالہ رانچند صاحب منچندہ بی اے ایل ایل بی کا ایک پرکیف مضمون بعنوان '' اسلامی وحدانیت اور مساوات'' شائع ہوا جس کا ایک نہایت اہم اور ضروری حصہ ذیل میں ہدیہ قارئین بدر کیا جاتا ہے آپ نے تحریر فرمایا:۔

''دنیا کی انسانی جماعت ہمیشہ سچائی کی متلاشی رہی ہے اور رہے گی اور آج سے قریباً ساڑھے تیرہ صدی عیسوی پہلے جہاں تک انسان ترقی کر چکے تھے اُس کا اندازہ قرآن مجید کے مطالعہ سے لگایا جاسکتا ہے اور دو عالمگیر اصول کی جن پر اس وقت کی شائستہ دنیا کو ناز ہے یعنی وحدانیت اور مساوات یہ دونوں اُس وقت نامعلوم تھے۔یہ دونوں بیش بہا اصول دنیا کو حضرت بانی اسلام علیہ السلام نے صرف دیئے ہی نہیں بلکہ اُن پر عمل بھی کرایا اور کثیر التعداد پسماندہ وحشی انسانوں کو اونچا کیا اور انسانی جماعت کا بہ حیثیت مجموعی اونچا درجہ کیا۔اس خیال سے حضرت محمد علیہ السلام انسانی جماعت کے سب سے بڑے رہنما اور ہادی ہیں اور جب تک وحدانیت اور مساوات کے اصول سے بڑھیا اصول دنیا کو دستیاب نہیں ہوتے۔

اس وقت تک اس فیض رسانی کا سہرہ حضرت محمد علیہ السلام کے سر پر رہے گا

''اگر اسلام ان دو اصول کو پیش نظر رکھ کر انسانی جماعت کی بہتری میں کوشش کرتا تو اس وقت اور بھی زیادہ تعداد انسانوں کی اس جماعت میں ہوتی مگر بنیادی اصولوں کو نظر انداز کر کے فروعی باتوں پر بہت زور دیا گیا''۔

''اب وقت آگیا ہے کہ پرانے ناکام تجربہ کو ترک کر دیا جائے اور اس کی بجائے فروعات کو چھوڑ کر دنیا کی بناء وحدانیت اور انسانی مساوات کے عالمگیر اصولوں پر رکھی جائے اور یہ نیا تجربہ مل ورتن کا کیا جائے''

''میں دیکھ رہا ہوں کہ کیا امریکہ، یورپ ایشیا اس پیاس میں تڑپ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو پیشقدمی کر کے انسانی مساوات اور وحدانیت کے اصول کو دنیا میں پیش کرنا چاہئے۔اس سے اسلام کا درجہ بڑا ہوگا اور ساری دنیا ان اصول کے لانے والے حضرت محمد علیہ السلام کی احسان مند اور شکر گزار ہوگی اور وہ دن مبارک ہوگا کہ جب پیغمبر اسلام کی برسی ہندوؤں کے گھروں میں منائی جائے گی اور ہندو باوجود ہندو رہنے کے بھی بانئ اسلام کے احسان مند ہوں گے''۔

وحدانیت ومساوات کیلئے جماعت احمدیہ کا قیام

بھارت کے مایہ ناز سپوت اور روشن خیال وکیل اور ودوان کی مندرجہ بالا تحریر اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی مقدس تعلیم کی حقیقی روح کی بہترین عکاسی کرتی ہے اور فی الحقیقت مستقبل یعنی اکیسویں صدی میں بین الاقوامی امن بنیادی طور پر وحدانیت اور مساوات ہی کے سنہری اصولوں سے وابستہ ہے اور یہی غرض و غایت جماعت احمدیہ کے قیام کی ہے۔ چنانچہ اس آسمانی تحریک کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔

اوّل ''اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو۔اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کروگے تو اسلام کے سچے وصایا اُسے کیسے پہنچاؤ گے خدا سب کا رب ہے''

(البدر ۸ مارچ ۱۹۰۴ء،ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ ۵۹۲)

دوم ''ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو میں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ...... میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ہاں جہاں تک ممکن ہے اُن کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالی دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں باایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے''۔

''سراج منیر صفحہ ۲۶ مطبوعہ مئی ۱۸۹۷ء

سوم ''اب خدا کے فضل سے اسلام کیلئے موسم بہار ہے۔ ان لوگوں (مراد آریوں ناقل) نے جو ہزاروں دیویوں اور بتوں کو ترک کیا ہے یہ خدمت اسلام ہی ہے روحانیت ان میں آئی تو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے

(البدر ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء،ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ ۴۸۱)

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

☆......☆......☆

درخواست دعا

ڈاکٹر سید محمد نعیم صاحب آف سرائے اگہت اپنے اہل وعیال کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ خاکسار ابھی تک اولادِ نرینہ سے محروم ہے نرینہ اولاد عطا ہونے نیز اپنے بھائی کے کاروبار میں برکت و ترقی کیلئے ساس سسر کی صحت کیلئے تمام احباب و درویشان کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔
(محمد اسلم عباسی مین پوری۔یوپی)

☆-خاکسار کے بیٹے عزیز ذوالقرنین ذوالنورین احمد نے M.B.B.S. فائنل میں اچھے نمبرات لیکر کامیابی حاصل کی ہے فالحمد للہ۔عزیز کے بہتر مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی روشن بنائے۔نیز یہ کامیابی عزیز کیلئے بہت ساری ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔(اعانت بدر-/۲۰۰ روپے)(ڈاکٹر مبارک احمد سرینگر)

خاکسار کے بھانجے عزیزم منصور احمد انیس ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب ٹیچر آف ٹرمکال کرناٹک نے اس سال S.S.C. کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔الحمد للہ۔مکرم محمد اسماعیل صاحب ٹیچر نے اعانت بدر میں -/۱۰۰ روپے جمع کراتے ہوئے درخواست دُعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم اور تمام افراد خاندان کو کامیابی مبارک کرے اور مستقبل میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔آمین۔(الیاس احمد جلیل کارکن وقف جدید بیرون (آندھرا)

اعلان نکاح وتقاریب رخصتانہ

مورخہ ۲۲-۵-۰۱ کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسماۃ کشور خان بنت مکرم شریف احمد خان صاحب مرحوم آف مسکرا ضلع ہمیر پور یوپی کے نکاح کا اعلان ہمراہ عبد المجید صاحب ابن مکرم عامل حسین صاحب ساکن رامانڈی ضلع بھٹنڈہ پنجاب بعوض حق مہر مبلغ -/۵۰۰۰۰ روپے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر-/۱۰۰)(رفیق احمد خان معلم وقف جدید بیرون مقیم ہریانہ)

☆-مکرم محمد رشید احمد صاحب آف چندرپور کے فرزند اکبر مکرم محمد شجاعت اللہ صاحب کا نکاح مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت چندرپور کی بیٹی مکرمہ زاہدہ نسیم صاحبہ کے ساتھ بعوض حق مہر پچیس ہزار اکیاون روپیہ پر مکرم مولوی پی عبدالناصر صاحب نے مورخہ ۲/مارچ ۲۰۰۱ء بروز جمعہ کو پڑھا۔

اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کی دُعا کی درخواست ہے۔(محمد بشارت احمد سکرٹری مال جماعت احمدیہ چندرپور کاماریڈی)

☆-عزیزہ مبشرہ نکہت بنت مکرم محمد نذیر احمد صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح عزیزم مکرم محمد عبد القاسم صاحب ابن مکرم محمد عبد القادر صاحب ہریکر ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے مورخہ ۱۰-۳-۰۱ کو شاہ میرج ہال حیدر آباد میں پڑھا۔اسی روز لڑکی کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔

☆-عزیزہ مبارکہ بیگم بنت مکرم محمد عبد القادر صاحب ہریکر مرحوم ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرم محمد صادق صاحب ابن مکرم محمد معین الدین صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے مورخہ ۱۲-۳-۲۰۰۱ کو سعید فنکشن ہال حیدر آباد میں پڑھا۔اسی روز لڑکی کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر-/۲۰۰ روپے) محمد منصور احمد حیدر آباد)

دس ہزار والا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

......﴿مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب پربھاکر، درویش ہندی، قادیان﴾......

مذہبی دنیا میں صرف ایک ہی نبیؐ ایسا گذرا ہے جو سنسار بھر کے تمام انسانوں کا ہادی، belonging to all men سب کا سانجھا محبوب اور جگت گرو ہے۔ وہ رحمۃ للعالمین ہے۔ مبالغہ سے بڑھ کر عمدہ ستائش والا، حمد وثنا والا، استقبال کرنے اور قبول کرنے کے لئے نہایت ہی موزوں شخصیت ہے۔

مذاہب عالم نے بتایا ہے کہ وہ دسہزار والا، محمدؐ نام کا شارع جگت گرو ہے وہ خداوند تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان نجات کا واحد وسیلہ ہے۔

دسہزار والا جگت گرو۔ از روئے کُتُب ہنود

ہندوؤں کے دھارمک گرنتھوں، رِگوید، سام وید، اتھروو وید، بھوشیہ پوران، اللوا پنشد، کلکی پوران اور کئی دوسرے مذہبی رسائل وکتب میں عرب دیش سے ظاہر ہونے والے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اسماء مبارک، اوصافِ حمیدہ اور اُس کے پیرو کاروں کے سُنہرے کارناموں کا تفصیل سے ذکر پایا جاتا ہے۔ اُسے انقلاب انگیز شخصیت اور دسہزار والا پیغمبر اعظم کہا گیا ہے۔

(۱) چنانچہ اتھروو وید میں ہے کہ خدا نراشنس (مَح۔محمدؐ) کو دسہزار گئو عطا کریگا۔''

एष ऋषाय मामहे रातनिष्कान् दश स्रज:।
त्रीणि रातान्य वतां सहस्र दश गोनाम् ॥

(اتھروو وید کانڈ نمبر ۲۰ سوکت ۱۲۷ منتر ۳)

خدا نے مَح (محمدؐ) مہرشی کو سونے کے سو دینار، دس ہار، تین سو جانباز گھوڑے آدمی اور دس ہزار گو (بقرۃ) دیئے۔

''گئو عام طور پر اچھے انسانوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مدینہ سے مکہ کے لئے جب آپؐ نے کوچ کیا، تو اس وقت آپؐ کے ساتھ مسلمانوں کی دسہزار کی تعداد تھی۔ اُن دس ہزار کے اچھے اور بھلے (پارسا) ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ جب وہ محمد (ﷺ) کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تو نہ کسی طرح کی جنگ ہوئی اور نہ کسی پر ظلم و زیادتی کی گئی۔ اس لئے ان دسہزار شریف النفس انسانوں کو گئو کہا گیا تو کوئی بے جا نہیں۔'' (محمد صلعم کی باتیں اور خطبات از سٹین لے لین پول، بحوالہ نراشنس اوز آخری رسول صفحہ:۱۸ مصنفہ پنڈت وید پرکاش ایم. اے. ویدک سنسکرت شاستری آچاریہ، ڈپ آف جرمن)

(۲) رِگوید منڈل نمبر ۸ سوکت ۴۹ منتر ۱۳ تا ۱۵۔

(۳) اتھروو وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ منتر ۷ تا ۹ اور کانڈ ۲۰ سوکت ۲۷ منتر نمبر ۱۔

(۴) سام وید پوروآر چک، ادھیائے ۳ کھنڈ ۱۰ منتر ۱ تا ۳۔

تینوں ویدوں کے مذکورہ مقامات میں منتروں کے الفاظ ہو بہو ایک جیسے ہیں۔

अवद्रप्सो ....कृष्णी दशभि: सहस्रै:।

ان منتروں کا دیوتا اندر ہے۔ اور ترجمہ از پیارے لال زمیندار بروسٹھا، ضلع علیگڑھ۔ یو.پی. کی طرف سے کیا گیا پیش ہے۔

ترجمہ: ''قطرہ سیاہ (گرہن کا چاند) انسومتی کے سینہ میں دسہزار کے ساتھ، جو اس کے اردگرد تھے، بڑھ کر غرق ہوگیا۔ اندر نے اپنی قوت کے ساتھ، جبکہ وہ ہانپ رہا تھا اُس کی خواہش کی۔ بہادر دل بادشاہ نے اپنے ہتھیار رکھ دیئے۔'' سام وید باب چہارم فصل اول پر پھاٹک ۴ صفحہ: ۳۶ - ۱۸۹۷ء مطبع ودیا ساگر پریس، بروسٹھا میں چھپا، طبع اول۔

(ii) ترجمہ مولانا عبد الحق صاحب ودیارتھی۔ لاہور:

''کرشن چندر (سیاہ چاند) انشومتی میں جا ٹھہرا۔ دسہزار کے ساتھ اِندر قدرت کے ساتھ حفاظت کیا گیا ہے۔ بہادر دل نے فتح کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ہتھیاروں کو پرے رکھ دیا۔''

(یثاق النبیین حصہ اول صفحہ: ۱۹۳ بار اول ۱۹۳۶ء لاہور)

(iii) پنڈت شری رام آچاریہ بھگوتی دیو شرما۔ بریلی:

''منتر مذکور میں آئے ہوئے الفاظ कृष्णा सहस्रै दशभि: کا ترجمہ دسہزار پُرکشش شعاعیں کیا ہے۔ کہ ''دسہزار پُرکشش شعاعوں والے سُورج زمین پر آکر اپنے رُعب و جلال میں کھڑے ہو گئے۔'' اتھرو وید بھاشیہ حصہ ۲ (انشومتی کا معنے ہے، شعاعوں کا گچھا)

یہ پیشگوئی جلال والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر سے بھی تعلق رکھتی ہے اور فتح مکہ کے موقعہ پر دسہزار صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ہتھیاروں کے استعمال کے بغیر فتح پانے سے بھی، کیونکہ چاند عرب حکومت کا قومی نشان (علم) تھا۔ چاند کے شق ہونے سے یہ مراد تھی۔ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد عربوں کے قدیم نظام حکومت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اس نظام کے خاتمہ کا نشان ایسی عدیم المثال فتح ہوگی۔ جو بغیر اسلحہ کے، بغیر قتل و غارت بغیر جنگ و جدل کے محض دسہزار گئو سبھاؤ قدوسیوں کے باعث عربوں کی حکومت کا خاتمہ کر دے گی۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ فتح مکہ ایسی ہی فتح تھی۔ جس کے برپا ہونے پر عربوں کے قدیم نظام حکومت کا چاند گہنایا گیا۔ اس کی جگہ اسلام کا نیا نظام جمہوریت قائم ہوا۔

(۵) رگوید، منڈل ۵ سوکت ۲۷ منتر ۱:-

अनस्वन्ता सत पति र्मामहे मे गाव: चेतिष्ठो असुरो मघोन:।
त्रैवृष्णो अग्ने दशभि: सहस्रै वैश्वानर: त्र्यरुणश्चिकेत ॥

ترجمہ: ''حق نواز، عقلمند، طاقتور اور سخی مالک (محمدؐ) مہرشی نے اپنے کلام سے مجھے نوازا، ویشوانر consesting of all men ہر جگہ، تمام انسانوں کا قابلِ احترام جگت گرو، رحمۃ للعالمین، نیک شہرت کے ساتھ دسہزار میں مشہور ہوگیا'' (یثاق النبیین حصہ اول ۹۰)

(۶) اتھرووید ۲۰-۲۱:۶ فاتح دسہزار:

तेत्वा मदा अमदन् तानि वृष्ण्याते सोमासो वृत्र हत्येषु सत्यते।
यत् कारवे दश वृत्राण्य प्रति वर्हिष्मतेनि सहस्राणि वर्हय: ॥

ترجمہ:- اے سچوں کے رب! تو نے اپنی حمد وثنا کرنے والے (احمد) کے مخالف متحدہ جتھ بند معاند لشکروں کو جن کی معین تعداد دسہزار تھی اکیلے نے ہی روک دیا۔ انہیں شکست خوردہ بنا دیا۔

وید مقدس میں مذکور واقعات جنگ احزاب کے موقعہ پر نمایاں ہو کر پورے ہوئے۔ جبکہ حضرت کارو (محمدؐ) کے مقام مدینہ پر ۵ھ فروری مارچ ۶۲۸ء میں تمام اہل عرب نے ابو سفیان رئیس مکہ کی سپہ سالاری میں متحد اور منظم ہو کر زبردست، فیصلہ کن حملہ کر دیا، اس زمانے کے تاریخ نویسوں نے افواج احزاب میں شامل دشمن سپاہ کی صحیح تعداد ٹھیک دسہزار ہی لکھی ہے۔ (کاسن ڈی پرسیول۔ بحوالہ سیرت محمدیہ صفحہ: ۳۱۲ تا ۳۱۳ از مرزا حیرت دہلویؒ ابن ہشام صفحہ: ۶۶۹، ابن الاطہر جلد ۲ صفحہ: ۶ ۱۳۶ طبری صفحہ: ۶۰-۶۱)

- منتر مذکور میں ''کارو'' حضرت محمد مصطفیٰ کا نام بھی معین کر دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو پریکٹکل ڈکشنری ۱۹۳۲ء الہ آباد زیر لفظ کارو یعنی بیحد قابل ستائش شخصیت Most Commend اور commendable کا معنے "Name of Muhammad" ''محمد کا نام'' دیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ اخبار بدر قادیان جلد ۴۲ شمارہ ۳۳، ۳۴ صفحہ: ۱۹، ۲۰، ۲۶ ـ ۱۹، ۲۶ اگست ۱۹۹۳ء بعنوان ''رحمۃ للعالمینؐ رشیوں کی نظر میں''۔

ہندو علماء نے لفظ دش سہسر کے معنے ہر مقام پر دسہزار گنتی، تعداد کے ہی کئے ہیں۔ کوئی تاویل وترمیم نہیں کی۔ حالانکہ لفظ ہزار کے حقیقی معانی ایک ہزار (عدد) اور مجازاً ''بہتات'' کے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے کسی خوف سے مرعوب ہو کر یا فریب سے کام نہیں لیا۔ بلکہ ویدوں کے ہر مقام پر ہزار سے گنتی کا 1000 ہی مراد لیا ہے۔

دس ہزار والا محمدؐ شارع نبی
از روئے کتب یہود ونصاریٰ

یہود و نصاریٰ دونوں مذاہب کی کتب میں پیغمبر مُعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دسہزار والا آتشی شریعت والا، قوم سے بے حد محبت رکھنے والا نبی بتایا گیا ہے۔

چنانچہ بائبل مقدس کی کتاب استثناء کا باب ۳۳ یوں شروع ہوتا ہے:-

''اور مرد خدا موسیٰ نے جو دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی وہ یہ ہے۔ اور اس نے کہا۔

خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع (آشکارا) ہوا۔ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دسہزار قُدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔'' (ترجمہ۔ بائبل کی بشارات بحق سرور کائنات صفحہ: ۷ مصنفہ مفتی محمد صادق صاحب یکم دسمبر ۱۹۳۶ء)

بائبل کے موجودہ تراجم میں عبرانی کے اصل لفظ مربوث دسہزار کا ترجمہ ''لاکھوں قدوسیوں میں سے آیا'' کر دیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی وفات نزدیک دیکھ کر اپنی قوم بنی اسرائیل کو وصیت فرمائی کہ وہ اُن کے بعد مبعوث ہونے والے پیغمبر اعظم کو قبول کریں۔ جس کی بعثت کے یہ نشانات بتائے گئے کہ:-

(i) وہ نبی فاران (حجاز کا قدیمی نام) سے ظاہر ہوگا۔

(ii) اس جاہ وجلال والے نبی کے ساتھ کسی یادگاری تاریخی واقعہ کے وقت دسہزار معین تعداد میں قُدوسی، گئو سبھا، پارسا لوگ ہونگے، جیسا کہ فی الواقع مکہ کی تاریخی عدیم المثال فتح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دسہزار کی معین تعداد میں صحابہ رضوان اللہ علیہم تھے۔

(iii) ''اس نبی کے داہنے ہاتھ میں ان کے لئے آتشی شریعت ہوگی۔'' یعنی وہ جاہ وحشمت والا نبی ایسی شریعت لائیگا جس سے شریعت کے مخالف اور معاند ہلاک اور بھسم ہو جائیں گے۔ اس کامل ضابطۂ حیات شریعت کے آنے پر سابقہ شرائع پر الگ سے عمل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ وہ شریعت قرآن مجید ہے۔ یہ پیشگوئی اتنی روشن اور واضح ہے کہ یہود و نصاریٰ کے لئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی تسلیم کر لینے کے علاوہ کوئی چارہ باقی نہیں رہا تھا۔ علماء یہود ونصاریٰ نے اسلام کی سچائی سے مرعوب ہو کر ''دسہزار'' معین عدد کا ترجمہ ''لاکھوں'' کر ڈالا۔ گویا انہوں نے اپنی اقوام کو نور ونجات کی طرف لانے کی بجائے ظلمت وجہنم کی طرف لے جانے کا کام کیا۔

بائبل کتاب استثناء ۳۳:۲ میں عبرانی لفظ ''مربوث'' آیا ہے۔ یعنی معین تعداد ''دسہزار'' عیسائی علماء ۱۸۹۰ء سے پیشتر بائبل کے ہر مقام پر ''مربوث'' (مادہ ربث) کا ترجمہ گنتی کے دس ہزار (10000) ہی کرتے آرہے تھے۔ لیکن احمدیت سے مرعوب ہو کر کہ دس ہزار سے مراد ہمارے نبی اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم ہیں۔ انہوں نے ''مربوث'' دس ہزار گنتی کو لاکھوں میں بدل دیا۔ لہٰذا لازمی ٹھہرا کہ معین تعداد دس ہزار پر طائرانہ نظر ڈالی جائے۔

دس ہزار (مربوث) قدوسیوں والا نبیؐ

استثناء ۳۳:۲ کی اصل عبرانی عبارت اور اس کا ترجمہ

''دیوسر یہووہ میسنائی باوزارح ب مسعیر

لامرھوفیع مھر پاران و اتا مربوث قودس میمینو ایش داث لامر''

لفظی ترجمہ:-

و=اور یوسر=کہا

یہووہ=خداوند

میسنائی (من سینئی)=سینا سے

با=آیا و=اور

زارح=طلوع ہوا

مسعیر (من شعیر)=شعیر سے

لامر=ان کے لئے ھو=وہ

فیع=جلوہ گر مھر (من ہر) پہاڑ سے

پاران=فاران کے و=اور

اتا=آتا ہے

مربوث=من+ ربوث= ساتھ دس ہزار (مادہ، ربث ہے)

قودس=قُدوسی

میمینو=من یمینو داہنے ہاتھ پراس کے

ایش=آتشی واث=شریعت

لامر=ان کے لئے

بامحاورہ ترجمہ: اور کہا خداوند سینا سے آیا اور طلوع ہوا شعیر سے ان کے لئے وہ جلوہ گر ہوا فاران کے پہاڑ سے اور وہ دس ہزار قُدوسیوں کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت ہے۔ (منقول میثاق النبیین حصہ اول صفحہ: ۱۷۳ مطبوعہ اکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس لاہور۔ ۱۸ر دسمبر ۱۹۳۶ء مولفہ مولانا عبدالحق صاحب ودیارتھی، لاہور)

اصلی عبرانی لفظ مربوث کا معنٰے: مربوث= (من+ربوث) کا مادہ ربث ہے۔ اور معنٰے دس ہزار

لغت عبری انگلش ڈکشنری مولفہ ولیم جسینس زیر لفظ ربوث ربث A myriad ten thousands

(۲) دسہزار والا سراپا محمدؐ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودی وعیسائی لٹریچر میں کئی جگہ دس ہزار والا سراپا محمد کہا گیا ہے۔

بائبل کی کتاب غزل الغزلات میں مزکور ہے کہ: دودی صح دی ادوم داغول مربابا'' غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰۔

ترجمہ: ''میرا محبوب (دوست) سُرخ و سفید (روشن چہرہ والا) ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ (ترجمہ ماخوذ از بائبل مطبوعہ انارکلی لاہور ۱۹۴۷ء باہتمام برٹش اینڈ فارن سوسائٹی صفحہ: ۶۵۸) آیت مذکورہ میں لفظ مربابا (مادہ ربث) کے معانی علماء نصاریٰ نے دسہزار ہی کئے ہیں گویا تسلیم کر لیا ہے کہ لفظ مربوث کا مطلب ''دس ہزار'' ہی ہوتا ہے۔ اسی باب کی آیت ۱۵، ۱۶ میں آنحضرت ﷺ کا نام ''محمدیم'' بطور عظمت و شوکت آیا ہے۔ آجکل کے تراجم میں ''محمدیم'' لفظ کا معنٰے'' ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔'' کر دیا گیا ہے۔

(۳) دس ہزار والا عادل نبیؐ

''حنوک (ادریس) نے جو آدم کی ساتویں پشت میں تھا۔ ان کی بابت پیشگوئی کی کہ دیکھو! خداوند اپنے دسہزار قُدسیوں کے ساتھ آتا ہے تا کہ وہ سب لوگوں کا انصاف کرے۔'' یہودا کا عام خط باب ۱ آیت ۱۴۔

بائبل کے موجودہ تراجم میں تحریف کر کے ''دس ہزار'' معین تعداد کو ''لاکھوں'' کر دیا گیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہودا کا یہ خط حضرت مسیح کے بعد لکھا گیا تھا۔ لہذا عیسائی دنیا اس پیشگوئی کو مسیح پر چسپاں کرنے سے عاجز و قاصر تھی۔ پس لازماً اس پیشگوئی کے سچے مصداق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی قرار پانے تھے جن کے ساتھ فتح مکہ کے موقعہ پر معین تعداد میں دس ہزار مقدس گو صفت پارسا انسان تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا رعب و خوف پادریوں اور پوپ پر اس قدر شدت سے طاری ہے کہ ساری مغربی عیسائی دنیا جو دور حاضر کی عقلمند ترین قوم کہلاتی ہے۔ سراسیمہ مبہوت اور پاگل سی بنی ہوئی ہے۔

دس ہزار والا نبیؐ از روئے کتب اسلام

اسلامی لٹریچر میں تذکرہ ملتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں میں سے دسہزار کی ایک خاص تعداد ایسی ہے جسے نبی اعظم پیغمبر معظمؐ سے خاص نسبت ہے۔ سو ایسی تعداد چاہے آپ کے ماننے والوں سے متعلق ہو، چاہے آپؐ کے بالمقابل معاندین ومخالفین میں سے معین دسہزار کی تعداد ہو، لیکن وہ تاریخ کا ایک باب ضرور ہے۔ وہ ہمیشہ عدیم المثال نشان کے طور پر محفوظ رہیگا۔

چنانچہ مکہ کی فتح دنیا کی فتوحات کا پہلا نرالا اور منفرد واقعہ ہے۔ جس میں شامل صحابہ رضوان اللہ علیہم السلام کی معین تعداد ''دسہزار'' ہی بیان کی گئی ہے۔ اسلامی لٹریچر میں مقدس قرآن کے بعد صحیح بُخاری کا درجہ سب سے افضل مانا جاتا ہے۔ صحیح بُخاری نے مکہ کی فتح میں شامل ہونے والوں کی تعداد کو بنیاد بنا کر باب کا نام ہی ''دسہزار والا'' باندھا ہے۔

کتاب المغازی غزوۃ الفتح خرج فی رمضان من المدینۃ ومعہ عشر الاف یعنی جب آپؐ نے ماہ رمضان میں مدینہ سے مکہ پر چڑھائی کے لئے کوچ کیا، تو آپ کے ہمرکاب دس ہزار تھے۔

مکہ حیرت انگیز طور پر خلاف توقع بغیر جنگ قتل و غارت اور بغیر اسلحہ استعمال کئے فتح ہو گیا۔ (اس کا تذکرہ اتھروید رگوید سام وید میں ملتا ہے) دس ہزار کا لشکر جرار اور مکہ کی فتح کا واقعہ دنیا کی تاریخ میں لافانی شاہکار ہے۔ یہ فتح دنیا کی منظم مہذب حکومتوں اور قوموں کے لئے ایک نمونہ و ریکارڈ ہے۔ جو عفو و رحمت کا حسین وجمیل اور عدیم المثال نشان ہے۔ جس کی نظیر اس سے پہلے نہ اس کے بعد آج تک مل سکی۔ وید مقدس کے ''دس سہسر گونام'' دسہزار قُدوسی اپنے نبی متبوعؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں زندہ جاوید ہو گئے۔

دسہزار والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست تعلق رکھنے والا تواریخ میں ایک ایسا نادر الوقوع واقعہ اور ملتا ہے۔ جس میں آپؐ نے دس ہزار آزمودہ جنگ متحد متفق ایسے جنگجو لشکروں پر فتح پائی، جو بقول اتھروون رشی ناقابل شکست تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان بھیانک، قیامت برپا کرنے والے لشکروں پر بغیر جنگ وجدل کے محض ''دعا'' کے ہتھیار سے فتح پائی۔

تواریخ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل اسلام کے ساتھ جو آخری مگر فیصلہ کن جنگ آپؐ کے دشمنوں نے لڑی، وہ جنگ احزاب یا جنگ خندق کے نام سے مشہور ہے۔ جنگ خندق (کھائی) سے پہلے جنگ بدر میں سرداران مکہ اور تمام عرب کے نامی گرامی جنگجو بہادروں کو ذلت و رسوائی کی جو مار پڑی تھی، اس سے قیدار مکہ کی ساری شان و شوکت خاک میں مل گئی تھی۔ سر ولیم میور کے مطابق نہ صرف یہ کہ فتح بہت نمایاں اور فیصلہ کن تھی۔ بلکہ اس جنگ میں غیر معمولی طور پر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے اکثر بااثر دشمن خاک میں مل گئے۔ ان رُؤسائے مکہ کے علاوہ، جو جنگ میں قتل کئے گئے یا قید کر لئے گئے۔ ابولہب جو جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا۔ وہ بھی قریش کی بھگوڑی فوج کے مکہ پہنچنے کے چند دن بعد مکہ میں مر گیا۔ وہ خدائی مار جو رؤسائے مکہ پر پڑی ایک اٹل تقدیر تھی (لائف آف محمد صفحہ: ۲۲۸، ۲۲۹ ماخوذ از سیرت خاتم النبیین صفحہ: ۳۷۲)

جنگ بدر میں ہوئی ذلت و شکست اور خون کا انتقام لینے اور ایک ہی مرکزی خیال ومقصد وحید اسلام کا نام ونشان مٹا دینے کی غرض سے تمام اہل عرب متفق ومتحد ہو گئے۔ اُنہوں نے مکہ کے رئیس ابوسفیان کی سپہ سالاری میں مسلمانوں کے ایام جلاوطنی کی جائے پناہ مدینہ پر ۵ھ ۶۲۷ء میں ایک آخری اور فیصلہ کن حملہ کر دیا۔

جنگ احزاب میں جملہ عرب قبائل رؤسائے مکہ صحرائے عرب کے جنگجو خانہ بدوش بادیہ نشین راہب اور صحرائی لٹیرے قبائل، یہود کے سبھی بارہ قبیلے اور ان کے زیر اثر مُشرک اقوام و دیگر صحرائی لوگ شامل ہو گئے۔ (ابن ہشام لائف آف محمد از سر ولیم میور جلد ۳ صفحہ: ۲۵۹ حالات جنگ احزاب) ان معاند افواج کی مجموعی تعداد دس ہزار تھی۔ یہ تعداد اس زمانہ اور عرب کے حالات کے مدنظر غیر معمولی حیثیت رکھتی تھی۔ ہم عصر مورخین نے ان لشکروں کی مجموعی تعداد دس ہزار ہی لکھی ہے۔ دس ہزار سے کم کسی نے نہیں لکھی۔ ابن ہشام صفحہ ۶۶۹ ابن الاطہر جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ طبری جلد ۳ صفحہ ۶۰، ۶۱ کاسن ڈی پرسیول، بحوالہ سیرت محمد یہ ۳۱۳ از مرزا حیرت دہلوی۔

اس خونخوار بھیانک لشکر نے مدینہ کا چاروں اطراف سے محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں میں لڑنے کے قابل صرف بارہ سو آدمی تھے۔ بیرونی کمک رسد اور دیگر ذرائع زندگی کلیۃً بند کر دئے گئے تھے۔ مسلمانوں کی بے بسی اور جنگ کی شدت کے عین دوران یہود کے معاہد قبیلہ بنو قُریظہ نے غداری کی وہ دشمن افواج سے جاملا۔ اس ناگہانی آفت سے محصور و مجبور مسلمانوں کے اوسان خطا ہو گئے۔ ان کے بچ جانے کے تمام امکانات کلیۃ ختم ہو گئے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے اپنے اپنے مورچوں میں رات بھر اضطراری حالت میں اُسی قادرِ مطلق خدا سے دعائیں کیں، جو آخری سانس میں بھی انہیں بچا سکتا تھا۔

جس دن ان خون خوار لشکروں کو اپنی کامل فتح کا کامل یقین اور اُس پر ناز تھا۔ اس دن تاریک رات میں قبولیت دعا کا نشان ظاہر ہوا۔ دشمن افواج پر نہایت تیز و تند، سخت سرد آندھی، جھکڑ گرج چمک، ایک قیامت خیز طوفان آیا، دشمن لشکر کھلے میدان میں ہونے کے سبب تاب نہ لا سکا۔ آگ بجھ جانے کو ''بدشگون'' سمجھ کر وہ طوفان برپا کرنے والا لشکر پو پھٹنے سے پہلے پہلے سراسیمہ اور بدحواس ہو کر بغیر جنگ کئے شکست خوردہ ہو گیا۔ اور اُلٹے پاؤں بھاگ گیا۔ مسلمانوں کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔

تاریخ میں افواج احزاب پر فتح مسلمانوں کے دور مغلوبیت اور ان کے دور فلاحت کے مابین سنگھم کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس جنگ کے بعد مسلمانوں کا دور کامرانی شروع ہوا۔ مکہ کے موقعہ پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوہ میں دس ہزار قدوسی تھے۔ فتح بغیر جنگ وقتال کے ہوئی۔ احزاب کی جنگ میں دسہزار کی تعداد میں دشمن افواج آپؐ کے بالمقابل تھیں فتح بغیر جنگ وقتال وخون خرابے کے حاصل ہوئی۔

دس ہزار والے نبیؐ پر دسہزار درود وسلام

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد وبارک وسلم

انک حمید مجید

ارشاد نبویؐ

اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ

(امانت داری عزّت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-5222, 248-1652, 243-0794

رہائش- 237-0471, 237-8468

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں

مکرم محمد یوسف صاحب انورؔ استاد مدرسہ احمدیہ قادیان

۱۲ ربیع الاوّل :۔ ہجری قمری تقویم کا وہ مقدس اور مبارک ترین دن ہے جس نے آج سے ٹھیک ۱۴۲۲ سال قبل سرور کونین وفخر موجودات فخر الانبیاء سید ولد آدم ﷺ کی ولادت باسعادت کے ذریعہ نوع انسانی کیلئے حقیقی فلاح وکامرانی اور دائمی نجات کی نہ صرف راہیں کھولیں بلکہ اُس برگزیدہ اور محبوب ہستی نے دُنیا کو اخلاق و روحانیت اور شرافت وانسانیت کا بے نظیر درس دیا جس کی آمد سے صدیوں کی کہنہ ظلمتیں چھٹ گئیں اور کائنات نورو ہدایت سے بقعۂ نور بن گئی۔ وہ بزرگ برتر وجود جسے خدائے ذوالعرش نے اپنی جناب سے وما ارسلنک الا رحمة للعالمین ۔اور ولکم فی رسول الله اسوه حسنة کے جلیل القدر وارفع ترین منصب پر فائز فرمایا۔

آج اس بدر کی خصوصی اشاعت میں اسی آئینہ خدا نما وجود بابرکت کی سیرت پاک پر خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں کچھ تحریر کرے گا سو ضروری ہے کہ سیرت پاکؐ پر کچھ بھی تحریر کرنے سے قبل حضور پاک حضرت محمد صلعم کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے۔ دنیا میں آج تک ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں ان میں سب سے اخیر میں خدا نے اپنے پیارے حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا اور آپ کی ہی ذات کے متعلق فرمایا گیا لولاك لما خلقت الا فلاك کہ اے محمد اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو میں اس کائنات کو بھی پیدا نہ کرتا گویا یہ بات لازم ملزوم ہے کہ اس کائنات کی تخلیقات آپؐ کی ذات کی بعثت سے وابستہ ہے۔ قارئین بدر آج سارے اکنافِ عالم میں اس برگزیدہ ہستی کا یوم میلاد عالم اسلام میں جس محبت عقیدت اور فدائیت کے جذبات سے سرشار منایا جارہا ہے اُس کا نہایت پیارا اور دلربا نام محمد ﷺ ہے جس کے معنے قابل تعریف لائق اور مستحق مدح کے ہیں یعنی وہ پاکیزہ وجود جس کی تعریف ہر زمانہ اور ہر کون و مکان میں کی جائے محمد ہے ابد یہ نام بذاتِ خود ایسا مبارک ہے کہ اس کے ساتھ کسی بدی برائی اور عیب کو منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں شک نہیں کہ آپؐ کی ولادت باسعادت پر آپ کا یہ پیارا مبارک نام تجویز کئے جانے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت کار فرما تھی کہ اس مقدس نام ہی کی طرح آپ کے تمام کام بھی قابل تعریف ہوں گے آپ کی پاکیزہ زندگی ایک مفتوح کتاب کی طرح ہر دوست اور دشمن کے سامنے کھلی پڑی ہے اس لئے اپنے تو اپنے غیر اور بیگانے بھی آپ کی سیرت پاک کا مطالعہ کرنے پر عش عش کر اُٹھتے ہیں اور بے ساختہ ان کے مونہوں سے تعریف کے کلمات صادر ہوتے ہیں ایسے سینکڑوں غیر مسلم حضرات ہیں جنہوں نے آپؐ کی مدح میں بہت کچھ تحریر کیا ہے۔ اور کر رہے ہیں۔

لیکن آج کی اشاعت میں خاکسار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آپؐ کے ظل اور بروز کامل اور عاشق صادق تھے کی تحریرات کی روشنی میں ہی حضور پاک صلعم کی سیرت طیبہ پر کچھ تحریر کرے گا۔ یوں تو دُنیا میں کروڑوں بلکہ اس سے بھی زیادہ حضور صلعم کے چاہنے والے اور آپ سے محبت اور عشق کرنے والے آپ کے غلام دُنیا میں گزرے ہیں اور اس وقت بھی لاکھوں کی تعداد میں آپؐ کے جانثار کہلانے والے انسان موجود ہیں اور سب نے اپنی اپنی جگہ اپنی حیثیت کے مطابق حضورؐ کے ساتھ فدائیت اور عاشق رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن میں ڈنکے کی چوٹ سے اور بلا جھجک یہ تحریر کرتا ہوں کہ اگر دُنیا میں کسی نے حضورؐ سے سچا عشق اور والہانہ محبت کا اظہار حقیقی رنگ میں کیا ہے جس کا خدا نے بھی اقرار کیا اور اُس کا آپؑ کو صلہ بھی ملا وہ صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باجود ہے یقیناً آپؑ کو اپنے پیارے آقا حضرت محمدؐ کی ذات سے ایسا عشق اور لگاؤ تھا کہ خدا نے آپ سے کشفاً اس کا اظہار کیا کہ سارے عالم میں نظر دوڑانے پر صرف آپ ہی ایک واحد شخص ہیں جس کی آنحضرت صلعم سے محبت کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا نے آپ کو اس زمانہ کے مسیح موعود اور امام الزمان کے مرتبہ سے سرفراز کیا۔

انمول موتی:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو، عربی، فارسی کا منثور ومنظوم کلام اور آپ کی جملہ تصانیف آنحضرت ﷺ کی سیرت پاک کے ذکر سے پر ہیں آپ نے آنحضرتؐ کے حالات وواقعات سے ثابت کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سب سے زیادہ آپ ﷺ کے شامل حال تھی اور خدا کی غیرت دشمنوں کے مقابلے میں آپؐ کے لئے ظاہر ہوتی رہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور بھی اسی الٰہی نصرت وغیرت کا نتیجہ ہے۔ آپؐ ہر پہلو سے ہر نبی سے افضل واعلیٰ واکمل ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ سیرت النبی صلعم کی فلاسفی کی اہمیت کا اندازہ لگانے کیلئے حضورؑ کے اس فقرے پر غور فرمائیں آپ فرماتے ہیں۔

''میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''

ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۔

آپؑ نے حضور صلعم کی جو سیرت طیبہ اور آنحضرتؐ کے ارفع اعلیٰ مقام و مرتبہ کو قرآن مجید سے بیان کیا ہے یہ قرآنی علم وقرآنی فہم بھی آپ نے اللہ تعالیٰ سے بذریعہ الہام حاصل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی پیش کردہ سیرت رسول صلعم اور آپ کی بیان فرمودہ سیرت رسول صلعم کی فلاسفی معرفت اور دانش میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے سیرت النبی کی جو فلاسفی اور معرفت دنیا کو عطا فرمائی ہے اس نے دین حق کے خزاں کے موسم کو بہار میں بدل دیا ہے اس کا بہت بڑا ثبوت موجود ہے اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ دنیا بھر کے لوگ عیسائی بلکہ دہریئے تک اس بہار کی طرف کھچے چلے آرہے ہیں جو صدیوں سے رسول کریمؐ کے حسن و احسان سے نبی کے فیض وفضل سے آپؐ کی حیات بخش، روح پرور زیست آفرین روحانی فیض رساں آسمانی دائمی زندگی سے منکر و غافل تھے احمدی کی دعوت الی اللہ نے ایم ٹی اے سے محبوب کبریا کا سورج سے روشن تر چاند سے حسین تر ہزار بہاروں سے بڑھ کر روح پرور عشق انگیز چہرہ دکھایا لاکھوں پروانوں کو اس شمع کے گرد جمع کردیا اور یہ تعداد روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے اور ہر سال اس شمع کے گرد جمع ہونے والے پروانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدی رسول کریمؐ کے حسن وعشق کے نور اتم کا ساری دنیا میں کامیابی سے انعکاس وانتشار کررہے ہیں اور دنیا کی قومیں دیوانہ وار اس آئینہ خدا نما کی طرف دوڑی چلی آرہی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا مقام حضرت مسیحؑ موعود کی نظر میں

حضور فرماتے ہیں'' اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربی اعظم ہے یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین پر قائم کیا جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کرکے ہر یک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر یک ملحد کے وسواس دور کئے اور سچا سامان نجات کا...... اصول حقہ کی تعلیم سے از سر نو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے کہ اس کا فائدہ اورا خلفہ سب سے زیادہ ہے اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تو اریخ :لاتی ہے کتاب آسمانی شاہد ہے اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدے کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں''

براہین احمدیہ حصہ دوم ۱۰۶ حاشیہ۔

صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا نہایت مصفّٰی آئینہ

''چونکہ آنحضرت صلعم اپنی پاک باطنی وانشراح صدری وعصمت وحیاو صدق وصفا وتوکل ووفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل واعلیٰ واکمل وارفع واجلیٰ واصفی تھے اس لئے خدائے جلشانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین وآخرین کے سینہ ودل سے فراخ تر و پاک تر ومعصوم تر وروشن تر وعاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ واکمل وارفع واتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کیلئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی برہان عقلی پیش نہیں کرسکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو...... وہ بلاشبہ صفات کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّٰی آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ۲۳-۲۴ حاشیہ)

پیغمبر اسلام صلعم

عقل سلیم ایک سچی کتاب اور ایک سچے اور منجانب اللہ رسول کے ماننے کیلئے اس بات کو نہایت بزرگ دلیل ٹھہراتی ہے کہ ان کا ظہور ایک ایسے وقت میں ہو جبکہ زمانہ تاریکی میں پڑا ہو اور لوگوں نے توحید کی جگہ شرک اور پاکیزگی کی جگہ فسق اور انصاف کی جگہ ظلم اور علم کی جگہ جہل اختیار کرلیا ہو اور ایک مصلح کی اشد ضرورت ہو اور پھر ایسے وقت میں وہ رسول دنیا سے رخصت ہو جبکہ وہ اصلاح کا کام عمدہ طور سے کرچکا ہو اور جب تک اس نے اصلاح نہ کی ہو دشمنوں سے محفوظ رکھا گیا ہو...... پھر ایسے وقت میں الہامی پیشگوئی کے ذریعہ سے واپس بلایا جائے کہ جب اصلاح کے پودہ کو مستحکم کرچکا ہو اور ایک عظیم الشان انقلاب ظہور میں آچکا ہو۔

(نورالقرآن حصہ اوّل صفحہ ۳۳۶)

یہ ایک مختصر اور طائرانہ سی جھلک تھی جو خاکسار نے تحریر کی ورنہ حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت کی شان اور مدح میں اسقدر کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ مضمون ختم ہونے میں نہیں آسکتا ایسی شان اور ایسا مرتبہ تھا حضور پاک صلعم کا کہ جو بھی آپکی سیرت پر کچھ لکھنا چاہے گا وہ شش وپنج میں رہ جائے گا کہ حضورؐ کی سیرت کے کس پہلو کو کس رنگ میں اُجاگر کروں ہر پہلو اپنے اندر ایک سمندر کی سی کیفیت رکھتا ہے۔

بھیج درود اُس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار
ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

(مسیح موعود علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اسوۂ رسول کریم پر چلنے کی توفیق دے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الیٰ اللہ

﴿مظفر احمد ظفر امروہی قادیان﴾

قرآن شریف کے مطالعہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الیٰ اللہ افضل الرسل ہیں۔

سورہ مدثر میں جو ابتدائی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب فرماتے ہوئے دعوت الیٰ اللہ کیلئے ہمہ وقت تیار رہنے اور طریق کار سے روشناس کرایا فرمایا۔

یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فکبّر و ثیابک فطھر والرجز فاھجر ولا تمنن تستکثر۔

آپؐ کو مدثر کہا گیا جس کے معنی وردی پہنے ہوئے گھوڑے پر سوار ہونے کے لئے تیار رہنے والا کوٹ پہن کر تیار رہنے والا یعنی ہمہ وقت تبلیغ کیلئے تیار رہنے والا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس حکم کی بجا آوری پر شاہد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں پیش فرمایا ہے۔

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا کیا یہ مشکل تھا کار

جس قوم میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے دنیا کی انتہائی غیر مہذب قوم تھی جس کی یہ حالت تھی کہ اس قوم پر کوئی حکومت بھی کرنا نہیں چاہتا تھا اس وقت کی مہذب اقوام ان سے بیزار تھیں اس کا نقشہ قرآن شریف نے دو الفاظ میں بیان فرمایا ہے ظھر الفساد فی البرو البحر آپ کی بعثت کے وقت ہر طرف فساد ہی فساد برپا تھا اور آپ کی قوم تو صرف گوبر کی مانند تھی آپ کی دعوت الیٰ اللہ کے نتیجہ میں اس قوم کی کایا پلٹ گئی جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عربی منظوم کلام میں یوں بیان فرمایا۔

ترجمہ: اے میرے محبوب آپ نے اپنی قوم کو گوبر کی مانند پایا اور اپنی تربیت سے انہیں سونا بنا دیا جس کا تاریخی ثبوت یہ ہے کہ اس قوم نے انتہائی قلیل عرصہ میں عرب کے صحراؤں سے نکل کر دنیا کے بیشتر حصہ پر حکمرانی کا فخر حاصل کیا اور اپنے حسن کردار کے نتیجہ میں دنیا کی اصلاح کی یہ روح پیدا کی کہ آج بھی دنیا ان کے احسانوں کی ممنون ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الیٰ اللہ کو واقعاتی رنگ میں لیتے ہیں ماموریت کے بعد سب سے پہلے آپ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو جمع کیا اور انہیں تبلیغ کی آپ کے چچا ابو لہب نے کہا کیا تو نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اور بُرا بھلا کہتے ہوئے تمام لوگ منتشر ہو گئے آپ کے ثبات قدم میں فرق نہیں آیا خدائی حکم کی تعمیل میں آپ نے دوبارہ اپنے رشتہ داروں کو دعوت طعام پر مدعو کیا اور کھانے سے پہلے ہی پیغام حق پہنچایا غرض شروع اسلام سے ہی آپ نے دعوت الیٰ اللہ کے کام میں قطعاً ڈھیل پیدا نہ ہونے دی۔

اپنے دوست واحباب کو پیغام پہنچایا جس کے نتیجہ میں آپ کے قریبی دوست حضرت ابوبکرؓ حضرت عثمانؓ جیسے بزرگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے اصل داعی الیٰ اللہ کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ دشمن بھی آپ کے مشن کی تعریف کرے آپ کا اشد ترین دشمن ابو جہل بھی آپ کی دعوت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور اس نے اپنے ساتھیوں کے استفسار کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ صداقت کی باتیں ضرور کرتا ہے لیکن اس پر میں ایمان ہرگز نہیں لا سکتا یہ اس کی ایک ضد تھی جو جنگ بدر میں چکنا چور ہوئی۔

مکہ میں آپ نے تبلیغ کی شروعات کی مخالفت نے زور پکڑا یہاں تک کہ آپ کے انتہائی مشفق چچا ابو طالب نے آپ کو بلا کر کہا کہ اب قوم کی مخالفت کے سامنے میری پیش نہیں جا رہی آپ نے بڑے حسین انداز میں جواب دیا کہ چچا جان یہ لوگ کیا باتیں کرتے ہیں اگر میرے ہاتھ پر چاند اور سورج بھی رکھدیں تب بھی میں دعوت الیٰ اللہ کے کام سے نہیں رک سکتا آپ کے چچا کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہا تم اپنا کام کئے جاؤ جہاں تک ہو گا تمہاری مدد کرونگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ثبات قدم حاصل تھا اور دعوت الیٰ اللہ کی جو تڑپ تھی آپ کو طائف لے گئی یہ مکہ سے کچھ فاصلہ پر ایک قوم تھی آپ نے اس قوم میں تبلیغ کی۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت داعی الیٰ اللہ ان الفاظ میں مخاطب فرمایا ہے لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوا رِسٰلٰتِ رَبِّھِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْھِمْ وَاَحْصٰی کل شئی عَدَدًا۔ (جن آیت ۲۹) آپ کی یہ شان ہے کہ آپ ایسے داعی الیٰ اللہ تھے جس سے تمام انبیاء کی صداقت اور ان کے کام پر روشنی پڑنے والی تھی آپ کی زندگی نے اس حقیقت کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام دنیا کیلئے تھی اس لحاظ سے آپ کا دائرہ عمل بھی تمام دنیا پر محیط ہے خدا تعالیٰ آپ کی شان میں فرماتا ہے۔

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (اعراف ۱۵۹)

اسی طرح سورہ سبا آیت ۲۹ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وما ارسلنٰک الّا کافۃً لِلنّاسِ

یعنی آپ کی بعثت تمام لوگوں کے لئے ہے اور آپ کو حکم ہوا کہ اس کا اعلان کرو آپ نے اپنے عمل اور قول دونوں طرح اس کی تشہیر کی قول سے اس طرح کہ جہاں تک خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی پیغام پہنچایا اور دوسری صورت یہ کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دیکر گفت و شنید کی راہ ہموار کی اور بین المذاہب رواداری کی وہ بنیاد قائم کی جس کی مثال نہیں ملتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے ان بادشاہوں میں بڑے جابر اور ظالم بادشاہ بھی شامل تھے یہ خطوط آج بھی دعوت الیٰ اللہ کے کام کرنے والوں کیلئے مشعل راہ ہیں اور ہم لوگوں کو ہمیشہ یہ امر یاد رہے کہ

سب سے بڑا جہاد اور دعوت الیٰ اللہ طاقتور بادشاہ کو پیغام حق پہنچانا ہے

داعی الی اللہ کی کامیابی اس کی اپنی ذات تک نہ ختم ہونے والی چیز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے سبق لیتے ہوئے مسلمان اس پر کاربند رہے اور اس دعوت اسلام کو لیکر اکناف عالم میں پھیل گئے یہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی قائم کردہ بنیاد تھی جس پر عالیشان عمارت تعمیر ہوئی اور دیکھتے دیکھتے اسلام ساری دنیا میں پھیل گیا۔

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں تاکید فرمائی:

بلّغ ماانزل الیک (مائدہ آیت ۶۸)

کہ اے رسول اپنے خدا کے پیغام کو صحیح رنگ میں لوگوں تک پہنچاؤ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم خداوندی کی کہاں تک بجا آوری کی اس کا ثبوت حجۃ الوداع کے موقع پر آپ کا وہ خطاب ہے جس میں آپ نے لوگوں سے دریافت فرمایا ھل بلغت رسلت ربی کہ اے لوگو کیا میں نے حقیقت میں تمہیں پیغام حق پہنچا دیا ہے جو میرا فرض تھا کیا اس کی ادائیگی ہو چکی ہے تو لوگوں نے یک زبان ہو کر جواب دیا کہ ہاں آپ نے اپنی ذمہ داری کماحقہٗ ادا کر دی ہے اور اس گواہی کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے بعد آپ کے صحابہ نے آپ کی دعوت الیٰ اللہ کے کاموں میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہونے دی کامیاب جرنیل کی نشانی ہے کہ اس کا قائمقام بھی کامیاب رہے اور طاقت حاصل ہونے پر جبری انتقام نہ لے۔

انسان کے صبر اور تحمل کا صحیح علم اس کے اقتدار میں آنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ خدا نے آپ کو ارشاد فرمایا تھا ولربک فاصبر آپ کی ساری زندگی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے لیکن جب آپ مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے اس وقت کے واقعہ کو ایک بے تعصب مصنف ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

یہ موقع تھا کہ پیغمبر اسلام اپنے انتقامی جذبات کو خونریزی کی صورت میں ظاہر کر سکتے تھے دیرینہ دشمن قبضہ میں تھے کیا وہ انہیں پامال نہیں کر سکتے تھے؟ کیا وہ ان کے سابقہ مظالم کا خیال کرتے ہوئے ان پر طرح طرح کی سختیاں نہیں کر سکتے تھے؟ ایسے موقعہ پر انسان کی اصل فطرت پورے طور پر ظاہر ہوتی ہے ہم ان شدائد اور مظالم کے متعلق طرح طرح کے خیالات اپنے دماغ میں پکار رہے ہیں لیکن یہ کیا ہے کہ مکہ کی گلیوں میں بالکل سکون ہے خونیریزی کا نام نہیں ان پر ستاران توحید کا گروہ کہاں ہے جن پر ایک مدت تک تشدد ہوتا رہا... اور یہ بھی درست ہے کہ پیغمبر اسلام کی فتح عظیم ترین واقعہ ہے مگر یہی موقع ہے جب آپ نے اپنے اوپر اور اپنے نفس کے اوپر کامل فتح پائی آپ نے قریش کے قصور معاف کر دیئے آپ نے اھل مکہ کیلئے امن عام کا اعلان کر دیا یہ وہی اھل مکہ ہیں جو آپ کے پرستاروں کے خون کے پیاسے تھے۔

دعوت الی اللہ کے کاموں میں آپکی غیرت کا ایک واقعہ جنگ احد کے وقت کا ہے جبکہ دشمن وقتی طور پر آپ پر حاوی ہو گیا تھا اور اس نے یقین کر لیا کہ بانی اسلام کو ختم کرنے میں کامیابی پالی ہے۔ مزید برآں کہ آپ کے ہونے والے جانشین بھی ختم کر دیئے گئے دشمن نے دریافت کیا کیا محمد (صلعم) تم میں موجود ہے ابو بکر اور عمر زندہ ہیں آپ نے اپنے صحابہ کو جواب نہ دینے کا ارشاد فرمایا لیکن جب اس نے اعل ھبل کہا تو آپ نے صحابہ کو کہا جواب کیوں نہیں دیتے صحابہ نے کہا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا کہو اللہ اعلیٰ واجل یہ ہے وہ جذبہ کہ دشمن کے نرغے میں ہونے کے باوجود دعوت الیٰ اللہ کے کام میں قطعاً کمی نہ آنے دی۔ اس زمانہ میں اس سنت کو دوبارہ قائم کرنے کی خدا تعالیٰ نے ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد فرمائی ہے دعوت الیٰ اللہ اور تبلیغ دراصل انبیاء کا کام ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد سعید میں اس کام میں غیر معمولی تیزی آئی اور اسکا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ ہم ہزاروں سے لاکھوں میں اور لاکھوں سے کروڑوں تک جا پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ دعوت الیٰ اللہ کو آگے سے آگے بڑھانے کی ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین

☆ ☆ ☆

معلم قرآن — قرآن کی روشنی میں

شیخ مجاہد احمد مبلغ سلسلہ بنارس

قرآن مجید نے روز قیامت تک کیلئے سرور کائنات کی سیرت کو محفوظ کر دیا ہے۔ یوں تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین نے آپؐ کے اقوال وافعال آپؐ کے خصائل و شمائل کو اس طرح محفوظ رکھا ہے کہ آج تک دنیا میں کسی انسان کے متعلق اتنی تفصیلات محفوظ نہیں رکھی گئیں لیکن اگر آج کتابوں کا وہ ذخیرہ جو محدثین نے سالہا سال کی عرق ریزی سے مہیا کیا ہے دنیا سے معدوم ہو جائے اور دنیا میں صرف قرآن مجید ہی باقی رہ جائے تب بھی ہم اس میں صاحب قرآن کی شخصیت کو ایسی صحیح اور صاف روشنی میں دیکھ سکتے ہیں کہ کسی شک وشبہ کا امکان باقی نہیں رہتا۔

ہماری اس بات کی تائید ام المومنین حضرت عائشہؓ کے اُس قول سے بھی ہوتی ہے جو آپ نے کسی سائل کے سیرت نبویؐ دریافت کرنے پر فرمائی۔ یعنی

کان خلقه القرآن

یوں تو قرآن مجید سارا کا سارا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ و خصائص عالیہ کا ذخیرہ ہے۔ تمام خصائص اگر مناسب تشریحات کے ساتھ بیان کئے جائیں تو ضخیم کتاب بھی ناکافی ہے۔ لہٰذا سیرۃ النبیؐ کی چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔

انداز خطاب

علامہ جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں:-

"یہ امر حضور علیہ التحیۃ والسلام کے خصائص میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضورؐ کا نام لیکر نہیں پکارا بلکہ صفت کا ذکر کیا ہے جیسے یاایھا النبی، یاایھا الرسول یا یاایھا المدثر لیکن باقی انبیاء علیھم السلام کو نام لیکر پکارا ہے۔ (خصائص الکبریٰ)

اسم گرامی کے ساتھ ذکر صفت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی تصریح فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی رسالت یا کسی اور وصف کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ. قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ (پارہ ۴ رکوع ۶)

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ (پارہ ۲۲ رکوع ۲)

نہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہونگے) لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ (اس سے بڑھ کر) نبیوں کی مہر ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی صفات کی چند ایمان افروز جھلکیاں

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ (اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری (مضرت کی بات) نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ (پارہ ۱۱ رکوع ۵)

سورۃ الشوریٰ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (آیت: ۵۳)

اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔

سورۃ ابراہیم میں اپنے محبوب کے متعلق فرمایا: یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے تاریکیوں سے روشنی کی طرف یعنی خدائے غالب ستودہ صفات کی طرف لاویں۔ (پارہ ۱۳ رکوع ۱۳)

دوسری جگہ حضور ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا:

"بے شک یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے۔ (پارہ ۳۰ رکوع ۶)

حضورؐ کا ادب رکن ایمان ہے

☆- ہم نے آپ کو گواہی دینے والا بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس (کے دین) کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو"۔ (پارہ ۲۶ رکوع ۹)

☆- تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے مت بلند کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو"۔ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

☆- تو وہ جو ان پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اُسے مدد دیں۔ (پارہ ۹ رکوع ۹)

☆- اے ایمان والو تم اللہ اور اُس کے رسول کے کہنے کو بجالایا کرو جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔ (پارہ ۹ رکوع ۷)

حضورؐ کی گستاخی کفر ہے

☆- اے ایمان والو تم لفظ راعنا مت کہا کرو اور اُنظرنا کہہ دیا کرو اور سن لی جیو اور اُن کافروں کو سزائے دردناک ہوگی۔ (پارہ ۱ رکوع ۱۳)

☆- بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور اُن کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پارہ ۲۲ رکوع ۴) اب کوئی عذر نہ کرو تم نے ایمان لاکر کفر کیا (پس اس کی سزا پاؤ) اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر دیں اور ایک گروہ کو عذاب دیدیں اس لئے کہ وہ مجرم تھے (پارہ ۱۰ رکوع ۱۴ آیت ۶۶)

☆- اور جو شخص (بھی) ہدایت کے پوری طرح کھل جانے کے بعد (اس) رسول سے اختلاف ہی کرتا چلا جائے گا اور مومنوں کے طریق کے سوا (کسی اور طریق) پر چلے گا ہم اُسے اُس چیز کے پیچھے لگادیں گے جس کے پیچھے وہ پڑا ہوا ہے اور اُسے جہنم میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (پارہ ۵ رکوع ۱۴ آیت ۱۱۶)

☆- پس چاہئے کہ جو اس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس سے ڈریں کہ ان کو خدا کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے یا ان کو دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۵ آیت ۶۴)

حضورؐ تمام دنیا کیلئے نبی ہیں

☆- وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (پارہ ۲۲ رکوع ۹ آیت ۲۹)

اور ہم نے تجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بناکر بھیجا ہے جو (مومنوں کو) خوشخبری دیتا اور (کافروں کو) ہوشیار کرتا ہے لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں۔

☆- آپ کہہ دیجئے کہ اے (دنیا جہان کے) لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں (پارہ ۹ رکوع ۱۰)

☆- بے شک ہم نے آپ کو کوثر (ایک حوض کا نام ہے اور ہر خیر کثیر بھی اس میں داخل ہے) عطا فرمائی ہے"۔ (پارہ ۳۰ رکوع ۳۳)

☆- وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندے پر اُتارا ہے تاکہ وہ سب جہانوں کیلئے ہوشیار کرنے والا ہو۔

حضورؐ معلم کتاب و حکمت ہیں

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (پارہ ۱ رکوع ۱۵ آیت ۱۳۰)

اور اے ہمارے رب (ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو اُنہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور اُنہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔

☆- جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے۔ (پارہ ۲ رکوع ۲ آیت ۱۵۲)

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5. Sooterkin Street Calcutta-700 072

Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

حضورؐ بحیثیت حاکم و فرمانروا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِی شَیْئٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ (پارہ ۵ رکوع:۵ آیت ۶۰)

اے ایماندارو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو، پھر اگر تم (حکام سے) کسی امر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹادو (اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو) یہ (بات) بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھی ہے۔

☆۔جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔

(پارہ ۵ رکوع ۸)

☆۔اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اس واسطے مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت کی جاوے۔(پارہ ۵ رکوع ۶)

حضورؐ کی محبت و اتباع سب پر فرض ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

تو کہہ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

☆۔اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو''(پارہ ۵ رکوع ۵)

☆۔اور نبی کی اتباع کرو تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ''۔(پارہ ۹:۱۰)

☆۔جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں ان کی مدد کرتے ہیں اور اُس نور کی اتباع کرتے ہیں جو اُن کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔(پارہ ۹:۹)

حضور مبلغ ہیں

☆۔یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَااُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ۔(المائدہ آیت ۶۸)

تحلیل و تحریم حضورؐ کے منصب میں داخل تھا

قَاتِلُوْا الَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوْا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍوَّ ھُمْ صٰغِرُوْنَ۔(التوبۃ آیت ۲۹)

جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ یوم آخرت پر اور نہ اُسے جسے اللہ اور اُس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے حرام قرار دیتے ہیں اور نہ سچے دین کو اختیار کرتے ہیں یعنی وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے ان سے جنگ کرو جب تک کہ وہ اپنی مرضی سے جزیہ ادا نہ کریں اور وہ تمہارے ماتحت نہ آجائیں۔

حضورؐ کیلئے مقام محمود

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔(بنی اسرائیل:۸۰)

اُمید ہے آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دیگا۔

اہل کتاب کو حضورؐ پر ایمان لانے کا حکم

یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ۔ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔(المائدہ:۱۶)

اے اہل کتاب ہمارا رسول تمہارے پاس آچکا ہے (اور) جو کچھ تم کتاب میں سے چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت (ساحصہ) تم سے بیان کرتا ہے اور بہت سے قصوروں کو بھی معاف کرتا ہے (ہاں) تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔

حضور جانوں سے بھی عزیز ہیں

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۷ آیت ۷)

نبی مومنوں سے ان کی اپنی جانوں کی نسبت بھی زیادہ قریب ہیں۔

حضورؐ کی ازواج مسلمانوں کی مائیں

وَاَزْوَاجُہٗۤ اُمَّھٰتُھُمْ۔(الاحزاب آیت ۷)

اور آپ کی بیبیاں اُن (مومنوں کی) مائیں ہیں۔

مختصر یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی صحیح اور سچی تصویر ہمیں قرآن مجید میں بین طور پر نظر آتی ہے۔ اور ہو بھی کیوں نہ جبکہ آپ افضل البشر ہیں۔ امام الزمان حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت الفاظ کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے:

''اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربی اعظم ہے یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین میں قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر ایک گمراہ کے شبہات مٹائے جس نے ہر ایک ملحد کے وسواس دور کئے''۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۴ حاشیہ)

اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد

اتر پردیش کے ضلع امروہہ (یوپی) کی مسجد میں دیوبندی بریلوی جھگڑا

۶ لوگ زخمی دونوں فرقہ کے ۱۲ افراد گرفتار

کریم پڑھنے کو لیکر تھانہ امروہہ دیہات علاقہ کے موضع تیلی پورہ میں دیوبندی بریلوی فرقے کے لوگوں میں زبردست جھگڑہ ہوگیا دیوبندی مسلک کی کتاب کے درس کا انکار کرنے پر اس فرقہ کے لوگوں نے امام کے ساتھ مارپیٹ و بدسلوکی شروع کردی جس بناء پر بریلوی فرقہ کے لوگ غصہ میں آگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں طرف سے خوب ایک دوسرے کی داڑھیاں کھینچ کر ایک دوسرے کو اٹھاپٹک کے ساتھ کپڑے پھاڑنے شروع ہوگئے خوب ایک دوسرے پر لاٹھی ڈنڈے و اینٹ پتھر برسائے گئے جس میں ۱۶ افراد شدید زخمی ہوگئے جھگڑے کی اطلاع ملتے ہی ایس ایچ او امروہہ دیہات نے موقعہ واردات پر پہنچ کر دونوں فرقہ کے ۱۲ لوگوں کو گرفتار کرلیا اور گاؤں میں پولیس فورس تعینات کردی گئی امروہہ میں دیوبندی بریلوی فرقہ میں جھگڑ کوئی نئی بات نہیں ہے دونوں فرقہ میں دھماچوکڑی کا یہ کھیل عام بات ہے۔

(دینک جاگرن دہرہ دون ۲۹ دسمبر ۲۰۰۰۔ مرسلہ:۔عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

Vol - 50 Thursday, 7/14th June 2001 Issue No:22/23

کیرلہ میں ایک اور مسجد کا افتتاح

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چند ماہ قبل کیرلہ کے ضلع کو ئلون کے کوٹارہ کرہ میں ایک احمد یہ مسجد کا افتتاح عمل میں لایا گیا تھا۔ اب اسی علاقہ کوٹارہ کرہ ہی کے قریب Nilamel مقام میں ایک اور مسجد کا افتتاح عمل میں لایا گیا ہے۔ اس بستی میں دو ہی خاندان احمدی رہتے ہیں ان دونوں خاندانوں نے ہی اپنی محنت و کوشش سے ۱۵ سینٹ زمین میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کی ہے۔

مورخہ ۱۴؍اپریل ۲۰۰۱ء شام کے پانچ بجے نہایت ہی خوبصورت قدرتی مناظر سے بھرپور Nilamel مقام میں نہایت پُر سکون اور ٹھنڈے ماحول میں خاکسار کی زیر صدارت افتتاحی تقریب عمل میں لائی گئی۔ مکرم ابراہیم کٹی صاحب صدر جماعت ماترا کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ایم کویا کنجو صاحب نے استقبالیہ خطاب کیا اس کے بعد محترم اے پی کنجامو صاحب صوبائی امیر کیرلہ نے مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے آداب مسجد کے بارے میں تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے اکنافِ عالم میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہورہی سرگرمیوں کا نقشہ کھینچا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کرتی آرہی ہے۔ اس کے بعد مکرم عبدالجلیل صاحب امیر جماعت کرونا گپلی، مکرم عبدالحکیم صاحب صدر جماعت کوٹارہ کرہ اور مکرم حسینار صاحب صدر جماعت کوئلون نے تقریریں کیں۔ آخر میں مکرم عبدالمجید صاحب نے اپنے قبول احمدیت کی داستان بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں ایک دہریہ تھا اور اِس علاقہ کا مانا ہوا کیمونسٹ لیڈر تھا۔ اب خدا تعالیٰ نے جب قبول احمدیت کی توفیق دی تو میری زندگی میں ہی ایک عظیم انقلاب آیا۔ میں نے اور میرے بھائی کویا کنجو نے مل کر ۱۵ سینٹ کا ایک قطعہ زمین مسجد کیلئے اور ۱۰ سینٹ قطعہ زمین قبرستان کیلئے وقف کیا اور ہم دونوں کو مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ خاکسار نے مسجد میں پہلی بار مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ اس تقریب میں شرکت کیلئے کثیر تعداد میں مضافات کی جماعتوں سے احباب تشریف فرما ہوئے تھے۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

اعلان دُعا

خاکسار نے Leath Machine کا نیا ورک شاپ لگایا ہے کاروبار میں برکت کیلئے دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے نیز صحت و عافیت کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) (منصور احمد جماعت احمدیہ شموگہ)

جیند (ہریانہ) میں اطفال و ناصرات کا کوئز پروگرام

الحمد للہ ثم الحمد للہ ہریانہ کے جیند شہر کے علاوہ جیند زون کی چار جماعتوں کا کوئز پروگرام کا مقابلہ مورخہ ۲۰۰۱-۵-۶ کو صبح دس بجے تا دوپہر دو بجے نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ خصوصی پروگرام کروانے کیلئے قبل ازیں کرنال سے مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی کو بلایا گیا تھا۔ چنانچہ موصوف ہی کی نگرانی اور صدارت میں یہ خصوصی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

قبل ازیں مورخہ ۲۰۰۱-۴-۱۵ کو صرف جیند جماعت کے چاروں حلقوں کا کوئز پروگرام کا مشترکہ مقابلہ کروایا گیا تھا۔ جو کہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ ہماری توقعات سے بڑھ کر یہ پروگرام ہوا۔ اس پروگرام کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے اس مرتبہ جیند و حصار زون کا مقابلہ مورخہ ۰۱-۵-۶ کو جیند احمدیہ مشن میں رکھا گیا تھا۔ حصار زون سے فی الحال صرف ایک ہی جماعت مسعود پور کی ٹیم نے شرکت کی جبکہ جیند زون کی جیند شہر کے چاروں حلقوں کے علاوہ تین جماعتوں، باس، اوگالن، ملک پور، کی آٹھ ٹیموں نے شرکت کی۔

مورخہ ۲۰۰۱-۵-۶ کی صبح سے ہی نو مبائعین اور پروگرام میں حصہ لینے والی ٹیمیں مشن میں آنی شروع ہو گئیں۔ آٹھ بجے تک قریباً ایک صد مرد و زن اور بچے آچکے تھے کچھ ٹیموں کا انتظار تھا۔ اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے پہلے ایک تربیتی اجلاس محترم مولانا سفیر احمد صاحب بھٹی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا پروگرام مختصر تھا۔ یہ اجلاس عزیز وزیر خان جماعت ملک پور کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ اس کے بعد عزیزہ سلمیٰ جماعت ملک پور نے نظم سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سلیم خان صاحب نے اخلاق حسنہ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد عزیزہ سونیا نے نظم سنائی۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے تلاوت قرآن کی اہمیت اور قرآنی تعلیم ہمارے لئے زندگی کا سرمایہ ہے کہ موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد دُعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

ٹھیک دس بجے کوئز مقابلہ شروع ہوا۔ پہلے B گروپ کا مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی نے کروایا۔ اس مقابلہ میں کُل بارہ ٹیموں نے شرکت کی۔ درج ذیل ٹیمیں اوّل، دوم، سوم قرار پائیں:

اوّل ٹیم K عزیزہ نیلم - عزیز وزیر
دوم ٹیم F عزیزہ مونیکا - عزیزہ سیماں
سوم ٹیم E عزیز سنجیو - عزیزہ سونیا

ساڑھے گیارہ بجے گروپ A کا مقابلہ شروع ہوا۔ یہ مقابلہ خاکسار نے کروایا۔ اس مقابلہ میں گروپ A میں کُل گیارہ ٹیمیں شامل ہوئی۔ جس میں جیند کے چاروں حلقوں سے پانچ ٹیمیں جماعت احمدیہ باس سے دو ٹیمیں جماعت احمدیہ اوگالن سے دو ٹیمیں۔ جماعت احمدیہ ملک پور سے ایک ٹیم اور جماعت احمدیہ مسعود پور سے ایک ٹیم نے شرکت کی۔

الحمد للہ یہ مقابلہ نہایت ہی دلچسپ رہا اور دوپہر دو بجے تک چلتا رہا۔ اس مقابلہ میں تمام ٹیموں نے اوّل آنے کی کوشش سے تیاری کی ہوئی تھی۔ درج ذیل ٹیموں کو اول، دوم، سوم قرار دیا گیا:

اوّل ٹیم J مکرم سلیم دین صاحب - مکرمہ ثمین صاحبہ - اوگالن
دوم ٹیم E عزیزہ التجا بھٹی - عزیز نصیر احمد - جیند
سوم ٹیم D مکرمہ کریما صاحبہ - عزیزہ حسینہ - جیند

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ کوئز پروگرام کے ان مقابلوں سے احباب جماعت کی تربیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اور پہلے سے زیادہ دینی معلومات بھی بڑھ رہی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس روز جیند کی مسجد پوری بھری ہوئی تھی۔ مسجد کے علاوہ احباب جماعت برآمدے میں بھی بیٹھ کر یہ دلچسپ پروگرام سُن رہے تھے۔ اس پروگرام میں قریباً ڈیڑھ صد مرد و زن اور بچے شامل تھے۔ تمام احباب نے یہ پروگرام نہایت ہی خاموشی اور دلچسپی سے سُنا اور تمام احباب نے اس پروگرام خوشی کا اظہار فرمایا۔

خاکسار نے یہ پروگرام جیند میں تجربۃً شروع کروایا تھا بہت ہی کامیاب ہونے کی وجہ سے الحمد للہ اب پورے ہریانہ کی جماعتوں نے پروگرام میں شامل کرنے اور سلیبس دینے کی درخواست کی ہے اور تیاری کر کے مقابلہ میں آنے کی امید دلائی ہے۔

دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے اس پروگرام میں بہت برکت ڈالے اور جماعت کی تربیت احسن رنگ میں ہو۔ آخر پر مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی نے اس پروگرام کی کامیابی پر تمام احباب جماعت کو مبارکباد دی اور احباب کو نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد میں خاکسار نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور آئندہ تمام پروگرام میں شمولیت کی خصوصی درخواست کی۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوئی پہلے مکرم مولوی سفیر احمد صاحب نے گروپ A میں انعامات تقسیم کئے اُس کے بعد مکرم بلوان بھٹی صاحب صدر جماعت جیند نے گروپ B میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ پھر احباب نے کھانا تناول فرمایا۔

اس پروگرام کی تیاری خصوصاً بچوں کی تیاری کروانا۔ اجلاس کے انتظام میں مکرم محمد عارف صاحب معلم وقف جدید نے بہت محنت کی ہے۔ جزاھم اللہ۔ علاوہ ازیں لجنہ کی تنظیم کا خصوصی تعاون رہا۔ بالخصوص محترمہ صدر صاحبہ لجنہ، مکرمہ گڈی صاحبہ، مکرمہ سونیا صاحبہ، مکرمہ کریما صاحبہ دُعا کی مستحق ہیں۔

آخر پر دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

(طاہر احمد طارق مبلغ جیند - ہریانہ)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:629443

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494